احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پاکستان نمبر

جمعہ 13 اگست 2010ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 13/اگست 2010..................... 1431 ہجری 13 ظہور 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 170

مساوات قائم کرنے والا انقلاب

کونسٹن درجبل جارجیو (وزیر خارجہ رومانیہ) نے اپنی کتاب ''محمدؐ'' میں رسول اللہؐ کے انقلاب کو دنیا کا عظیم ترین انقلاب قرار دیتے ہوئے لکھا:۔

''عربستان میں جو انقلاب حضرت محمدؐ برپا کرنا چاہتے تھے وہ انقلاب فرانس سے کہیں بڑا تھا۔ انقلاب فرانس فرانسیسیوں کے درمیان مساوات پیدا نہ کرسکا مگر پیغمبر اسلام کے لائے ہوئے انقلاب نے مسلمانوں کے درمیان مساوات قائم کردی اور ہر قسم کے خاندانی طبقاتی اور مادی امتیازات کو مٹا دیا۔''

(بحوالہ پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں صفحہ 153)

قیام پاکستان کے خواب کی تعبیر اور دائمی مشعل راہ

قائداعظم محمد علی جناح کی تین نمایاں صفات

سیاسی اتحاد و تنظیم کا قیام، عزم و استقلال اور سب کے ساتھ مساویانہ سلوک کا اعلان

از قلم : حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

سب سے نمایاں کارنامہ۔ سیاسی اتحاد کا قیام

میں سمجھتا ہوں کہ خداتعالیٰ کی مشیت نے قائداعظم محمد علی جناح کو بھی اپنی نصرت سے نوازا اور ان کے ذریعہ براعظم کے مسلمان کا سیاسی شیرازہ غیر معمولی رنگ میں متحد کردیا۔ قائداعظم میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ مگر ان کا جو کام سب سے نمایاں ہو کر نظر آتا ہے وہ یقیناً یہی ہے کہ ان کے ذریعے مسلمانان ہندوستان (میری مراد تقسیم سے پہلے کا ہندوستان ہے) ایسے سیاسی اتحاد کی لڑی میں پروئے گئے جو اس سے پہلے بالکل مفقود تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ قائداعظم کا سب سے بڑا کارنامہ پاکستان کا وجود ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بیشک پاکستان کا وجود ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جو غالباً دنیائے سیاست میں عدیم المثال سمجھا جاسکتا ہے۔ مگر میری نگاہ قائداعظم محمد علی جناح کے اس کارنامہ کی طرف زیادہ اٹھتی ہے جو خود تو پاکستان نہیں مگر پاکستان کو وجود میں لانے کا سب سے بڑا بلکہ ظاہری اسباب کے لحاظ سے گویا واحد ذریعہ ہے۔ میری مراد مسلمانوں کا سیاسی اتحاد ہے جس نے یہ ثابت کردیا ہے کہ اتحاد میں وہ برکت اور وہ طاقت ہے جو دنیا کی اور کسی چیز کو حاصل نہیں۔ قائداعظم سے پہلے ہندوستان کے مسلمان سیاسی لحاظ سے ایک منتشر گلہ کی صورت میں تھے۔ جس کی بھیڑیں دو دو چار چار کی ٹولیوں میں ادھر ادھر پھرتی ہوئی جنگل کے بھیڑیوں کا شکار ہو رہی تھیں اور جو چاہتا ان کی جس ٹولی کو پکڑ کر اپنے پیچھے یا کسی دوسرے کے پیچھے لگا لیتا تھا اور اس طرح مسلمانوں کے سواد اعظم کا سارا زور آپس کے تفرقہ اور انشقاق کی نذر ہو رہا تھا اور اسلام کا ہوشیار دشمن مسلمانوں کی اس کمزوری سے پورا پورا فائدہ اٹھانے میں مصروف تھا۔ مگر خدا نے ہاں ہمارے علیم و قدیر خدا نے محمد علی جناح کو یہ توفیق عطا کی کہ اس کے ذریعہ ہندوستان کے پچانوے فیصدی مسلمان سیاسی اتحاد کی لڑی میں پروئے گئے اور جب یہ اتحاد قائم ہو گیا تو پھر اس اتحاد کا وہ لازمی اور طبعی نتیجہ بھی فوراً ظہور میں آگیا۔ جو ازل سے مقدر تھا۔ یعنی فریق مخالف نے ہتھیار ڈال کر مسلمانوں کے متحدہ مطالبہ کو مان لیا۔ کیونکہ دس کروڑ کی قوم کے متحدہ مطالبہ کو رد کرنا دنیا کی کسی طاقت کے اختیار میں نہیں ہے۔ پس میں قائداعظم کے کارناموں میں مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کو نمبر 1 پر رکھوں گا اور پاکستان کے وجود کو نمبر 2 پر اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ہر عقلمند شخص میرے اس نظریہ سے اتفاق کرے گا۔

قائداعظم کا عزم واستقلال

مسلمانوں کے سیاسی، اتحاد اور پاکستان کے وجود کے بعد قائداعظم محمد علی جناح کا سب سے بڑا کام اور سب سے بڑا وصف ان کا عزم و استقلال تھا۔ دنیا جانتی ہے کہ ان کے رستہ میں بعض اوقات ایسی ایسی مشکلات پیش آئیں کہ وہ اکثر انسانوں کو بے دل کرنے اور ہمت ہار کر سمجھوتہ کر لینے پر مجبور کر دیتی ہیں مگر قائداعظم محمد علی جناح ہمیشہ ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ پر قائم رہے اور مسلمانوں کی کشتی کو نہایت عزم و استقلال کے ساتھ چلاتے اور ارد گرد کی چٹانوں سے بچاتے ہوئے منزل مقصود پر لے آئے۔ بعض اوقات درمیان میں ایسے نازک مواقع بھی آئے کہ جب دنیا نے انہیں بظاہر سمجھوتے کی طرف مائل ہوتے ہوئے محسوس کیا اور گو وقتی حالات کے ماتحت وقتی سمجھوتے قابل اعتراض نہیں ہوتے مگر بعد کے حالات نے بتا دیا کہ یہ صرف فریق ثانی کے ساتھ گفت و شنید کا ایک حکیمانہ انداز تھا اور یہ کہ آخری مقصد کو کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ریڈیو کی رپورٹ کے مطابق دہلی کے مشہور اخبار ہندوستان ٹائمز کے مسٹر جناح کی وفات پر تبصرہ کرتے ہی یہ الفاظ لکھے ہیں کہ ''مسٹر جناح نے دنیا کے سب سے بڑے سیاستدان (غالباً پنڈت نہرو کی طرف اشارہ ہے) کے ساتھ زور آزمائی کی اور اس مقابلہ میں فتح پائی''۔

سب کے ساتھ مساویانہ سلوک

قائداعظم محمد علی جناح کا تیسرا نمایاں وصف ہر قسم کی پارٹی بندی سے بالا ہو کر غیر جانبدارانہ انصاف پر قائم رہنا تھا۔ یہ وصف بھی قومی ترقی اور ملکی استحکام کے لئے نہایت ضروری چیز ہے اور پاکستان کے سب سے پہلے گورنر جنرل نے اس معاملہ میں بہترین مثال قائم کر کے پاکستان کی حکومت کے لئے ایک دائمی مشعل راہ پیدا کر دی ہے۔ قائداعظم کے نزدیک پاکستان کے شیعہ اور سنی، احمدی اور اہل حدیث، پارسی اور عیسائی اور پھر نام نہاد اچھوت اور غیر اچھوت سب ایک تھے اور ان کے لئے صرف یہی ایک معیار قابل لحاظ تھا کہ ایک شخص کام کا اہل ہو اور یہ وہی زریں معیار ہے جس کی طرف قرآن شریف نے ان مبارک الفاظ میں توجہ دلائی۔ ''اے مسلمانو خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ چونکہ حکومت کے عہدے ایک ملکی امانت ہیں۔ پس تم ہمیشہ اس امانت کو اہل لوگوں کے سپرد کیا کرو خواہ وہ کوئی ہوں اور پھر جو شخص کسی عہدہ پر مقرر ہو اس کا فرض ہے کہ سب لوگوں کے درمیان کامل عدل کا معاملہ کرے''۔

مرنے والے لیڈر میں خوبیاں تو بہت تھیں مگر میں اس جگہ صرف ان تین بنیادی خوبیوں کے ذکر پر ہی اکتفا کرتا ہوں یعنی (1) اتحاد و تنظیم (2) عزم و استقلال اور (3) سب کے ساتھ مساویانہ سلوک اور میں پاکستان کے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان خوبیوں کو اپنا مشعل راہ بناویں۔ کیونکہ قائداعظم محمد علی جناح کی یہی بہترین یادگار ہوسکتی ہے کہ ان کے نیک اوصاف کو زندہ رکھا جائے اور دراصل دنیا میں زندہ بھی وہی شخص رہتا ہے جس کی قوم اس کی یاد کو زندہ رکھتی ہے۔

(الفضل مورخہ 16 ستمبر 1948ء)

قیام واستحکام پاکستان اور احمدیہ لٹریچر

عبدالسمیع خان

جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک مقصد کل عالم کے مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور بہتری کے سامان پیدا کرنا ہے۔اس لئے جماعت احمدیہ اجتماعی سطح پر عالم کو روحانی اور جسمانی اور ملکی اور قومی لحاظ سے بام عروج تک پہنچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتی ہے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ ہر ملک کے اندر یہی گواہی دے رہی ہے۔ یہی خدمت جماعت احمدیہ نے برصغیر کے مسلمانوں کے لئے بھی سرانجام دی اور اجتماعی مسلم مفاد کوملحوظ رکھتے ہوئے نہ صرف جماعت احمدیہ نے قومی طور پر مسلمانوں کی مدد کی بلکہ اپنی آسمانی فراست سے ان کی راہنمائی بھی کی جس کے بہترین نتائج مرتب ہوئے۔ چنانچہ تحریک پاکستان اور استحکام پاکستان میں جماعت احمدیہ نے بھرپور کردار ادا کیا۔

یہاں صرف اس لٹریچر کا جائزہ لینا مقصود ہے جو جماعت کی طرف سے پاکستان کے قیام اور مضبوطی کے سلسلہ میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہا۔ یہ بھی ایک لمبی داستان ہے۔ تقسیم ہند کے بعد چونکہ بہت سارا لٹریچر ضائع بھی ہوگیا اس لئے اس کا ذکر ممکن نہیں تاہم جو تحریری مواد موجود ہے وہ اس بات کی صداقت کے لئے کافی گواہ ہے کہ جماعت نے ہر مرحلہ پر مسلمانوں کی جو مدد اور راہنمائی کی ہے وہ عین ضرورت حقہ کے مطابق اور بے مثل ہے۔

اس باب میں سب سے بڑا حصہ تو جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کا ہے جن کے متعلق یہ آسمانی خوشخبری بھی موجود تھی کہ وہ ’’اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا‘‘ آپ نے اس تاریخی دور میں نہ صرف مسلم زعماء سے رابطہ رکھا بلکہ عوام الناس میں بھی شعور بیدار کرنے کے لئے پمفلٹ اور کتب تحریر کیں اور خطبات جمعہ میں بھی مسلسل لسانی جہاد جاری رکھا۔آپ ہی کے نور سے استفادہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے قلمکاروں نے ان موضوعات پر مزید روشنی ڈالی اور پھر یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔

حضرت مصلح موعود نے وقتاً فوقتاً جو کتب یا رسالے تحریر فرمائے ان میں سے اہم مطبوعات کی فہرست پیش ہے۔اس کے بعد ان میں سے چند نمایاں کتب کا نسبتاً تفصیلی تعارف پیش کیا جائے گا۔

فہرست کتب حضرت مصلح موعود

☆ترک موالات اور احکام اسلام دسمبر 1920ء
☆معاہدہ ترکیہ اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ مئی 1920ء
☆ایک سیاسی لیکچر (لندن) 26 ستمبر 1924ء
☆آل مسلم پارٹیز پروگرام پر ایک نظر
16 جولائی 1925ء
☆ہندو مسلم فسادات اور ان کا علاج اور مسلمانوں کا آئندہ طریق عمل
مارچ 1927ء
☆فیصلہ ورتمان کے بعد مسلمانوں کا اہم فرض
اگست 1927ء
☆سائمن کمیشن کی رپورٹ پر تبصرہ
دسمبر 1927ء
☆لیکچر شملہ دسمبر 1927ء
☆مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ پر تبصرہ
جون 1928ء
☆ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل
دسمبر 1930ء
☆تحفہ لارڈ ارون
مارچ 1931ء
☆راؤنڈ ٹیبل کانفرنس اور مسلمان اگست 1931ء
☆آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور احرار اسلام اگست 1931ء
☆کشمیر کے لیڈر کی گرفتاری اور اہل کشمیر کا فرض
جنوری 1933ء
☆کشمیر ایجی ٹیشن 1938ء کے متعلق چند سوالات
1938ء
☆آئندہ الیکشنوں کے متعلق جماعت احمدیہ کی پالیسی
اکتوبر 1945ء
☆اہل ہند اور پارلیمنٹری کمیشن کے نام حضور کا پیغام
اپریل 1946ء
☆سکھ قوم کے نام اپیل جون 1947ء
☆حالات حاضرہ کے متعلق امام جماعت احمدیہ کا تبصرہ مئی 1947ء
☆اسلام کا آئین اساسی فروری 1948ء
☆قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں مارچ 1948ء
☆اسلام اور ملکیت زمین جنوری 1950ء
☆ہجرت 1951ء

ان میں سے بارہ اہم کتب کا تفصیلی تعارف درج ذیل ہے۔

(1) معاہدہ ترکیہ اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ

تاریخ طبع 30 مئی 1920ء: مطبع میگزین پریس قادیان: پرنٹر شیخ محمد نصیب صاحب

یہ مضمون الہ آباد میں یکم و دو جون 1920ء کو منعقد ہونے والی کانفرنس میں پڑھا گیا۔اس میں حضور نے معاہدہ کی شرائط کے نقائص پہ روشنی ڈالی اور فرمایا کہ بعض نے ہجرت کی تجویز پیش کی اور بعض نے لڑائی کو پسند کیا اور بعض نے قطع تعلقی کو سراہا آپ نے ان کو نادرست اور ناقابل عمل قرار دیتے ہوئے ان پر بحث کی کہ

1۔ہجرت کا یہ کوئی موقع نہیں۔ سات کروڑ مسلمان ہندوستان چھوڑ کر کہاں جائیں۔

2۔ایک حکومت کو باقاعدہ تسلیم کرکے اس کے خلاف علم جہاد بلند نہیں کیا جاسکتا۔

3۔قطع تعلقی اور عدم موالات کے نتائج کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مسلمان اپنی روزی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اور تعلیم سے محروم ہوجائیں گے۔

(2) ترک موالات اور احکام اسلام

مطبع: مرکنٹائل پریس لاہور۔تاریخ طبع: 5 دسمبر 1920ء

جب مسلمان اپنے وطن عزیز کو چھوڑ کر اور اپنے عزیز و اقارب سے منہ موڑ کر افغانستان کی طرف جارہے تھے تو حضور نے اس موقع پر یہ مضمون لکھا اور اس میں حامیان عدم موالات اور اس موقع پر ہجرت کے خیالات کا بے بنیاد ہونا قرآنی آیات اور احادیث نبویہ سے ثابت کیا۔ وہاں یہ بھی فرمایا کہ اگر تم نے گاندھی کے کہنے پر ترک موالات کی تو اس کے خطرناک نتائج نکلیں گے۔

(3) ایک سیاسی لیکچر

مطبع: وزیر ہند امرتسر، تاریخ لیکچر: 24 ستمبر 1924ء
اشاعت یکم نومبر 1924ء مقام لیکچر: ڈنچ ہال لندن

یہ لیکچر حضور نے اپنے دورہ انگلستان کے موقع پر ڈنچ ہال میں ارشاد فرمایا اور اس میں ان باتوں کی طرف توجہ دلائی جس کی وجہ سے ہندو مسلم آپس میں اتحاد پیدا نہ کرسکے اور پھر ان باتوں کی طرف بھی توجہ دلائی جن سے یہ آپس میں اتحاد پیدا کر کے انگریز حکومت کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔

(4) ہندو مسلم فسادات ان کا علاج اور مسلمانوں کا آئندہ طریق عمل

تاریخ لیکچر: 2 مارچ 1927ء۔مقام لیکچر: بریڈلا ہال لاہور۔مطبع: اسلامیہ سٹیم پریس لاہور۔تاریخ طبع: 15/اپریل 1927ء

لاہور کے دورہ میں حضور نے دو پبلک لیکچر دیئے ان میں سے یہ لیکچر پہلا تھا اس میں آپ نے ہندوؤں اور مسلمانوں سے مذہبی اور سیاسی رواداری اور احترام باہمی کی اپیل کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ مسلمانوں کو آپس میں متحد ہوجانا چاہئے۔ورنہ ان کے لئے اپنا وجود قائم رکھنا بھی دشوار ہوجائے گا اور آپس میں چھوٹے چھوٹے اختلافات کو ختم کرکے ان تمام فرقوں کو جو اسلام کے دعویدار ہیں مسلمان سمجھیں۔ کیونکہ غیر مسلم کسی فرق وامتیاز کے بغیر تمام مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔

(5) لیکچر شملہ

اشاعت دسمبر 1927ء

حضرت مصلح موعود نے یہ لیکچر شملہ میں دیا اور لیکچر شملہ کے نام سے شائع ہوا اس میں مسلمانوں کی انفرادی اور قومی ذمہ داریاں بیان کی اور ہندوستان کے فتنہ وفسادات والے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو تلقین کی کہ چونکہ وہ تعداد، تعلیم، مالی لحاظ سے بھی تھوڑے ہیں اور گورنمنٹ سروسز کے لحاظ سے بھی تو انہیں فکر کرنی چاہئے کہ کل کیا حال ہوگا۔ پھر فرمایا کہ پس اٹھو اور قومی اور شخصی اصلاح کی فکر کرو۔ ورنہ حالت نہایت خطرناک ہے۔حضور نے رواداری کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر مسلمان ترقی کرنا چاہتے ہیں اور انہیں کرنی چاہئے۔تو رواداری اور امن کا قیام ہونا چاہئے۔ حضور نے مسلمانوں کا دوسرا قومی فرض اتحاد بنایا ہے تا قومی ترقی ہوسکے۔ تیسرا فرض نظام کی پیروی اور چوتھا فرض قومی آزادی قرار دیا۔

(6) مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ

مطبع: اسلامیہ سٹیم پریس لاہور۔ تاریخ طبع 20 نومبر 1928ء

حضور نے اندرونی شہادتوں سے ثابت کیا کہ نہرو رپورٹ کسی صورت میں ہندوستان کی نمائندہ نہیں ہوسکتی کیونکہ اس میں مسلمانوں کے مطالبات کو کلیۃً نظر انداز کیا گیا ہے۔آپ نے مسلمانوں کو خاص حفاظت کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت کئے بغیر نئی حکومت پر راضی نہ ہوں نیز مسلمانوں کے لئے ایک مفصل لائحہ عمل تجویز فرمایا۔

(7) ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل

تاریخ طبع: دسمبر 1930ء۔ مطبع: روز بازار الیکٹرک پریس ہال بازار امرتسر۔ پرنٹر: شیخ غلام یٰسین صاحب

اس میں حضور نے سائمن کمیشن کی رپورٹ پر تبصرہ لکھا اور اس تبصرہ میں حضور نے مسلمانوں کے حقوق و مطالبات کی معقولیت پر سیر حاصل بحث کی اور اس میں ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل نہایت معقول اور احسن رنگ میں پیش کیا۔ جس سے گول میز کانفرنس میں مسلمان نمائندوں کو بہت تقویت پہنچی اور اس کے نتیجے میں وہ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 10 روپے

انگریز جو ہندوستان کو ہندوؤں کے ہاتھ میں دینا چاہتے تھے وہ مسلمانوں کے مطالبات کو منظور کرنے پر مجبور ہو گئے۔

(8) تحفہ لارڈ ارون

تاریخ طبع: 31 مارچ 1931ء۔ مطبع: اللہ بخش سٹیم پریس قادیان۔ پبلشر: ملک فضل حسین صاحب

اس رسالہ میں حضور نے لارڈ ارون کی ان خدمات کا اعتراف کیا جو انہوں نے ہندوستان کی آزادی کے سلسلے میں کیں۔ پھر اس میں آپ نے ان کو دعوت حق دی اور فرمایا کہ ایسا تحفہ آپ کو کہیں سے بھی نہیں مل سکتا اور اس میں ان کو جماعت احمدیہ کی تعلیم کا تعارف بھی کروایا گیا ہے۔

(9) آئندہ الیکشنوں کے متعلق جماعت احمدیہ کی پالیسی

تاریخ طبع: 21/اکتوبر 1945ء۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس قادیان

اس میں حضور نے ثابت کیا کہ کانگریس مسلمانوں کی نمائندہ جماعت نہیں بلکہ مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے اور گاندھی جی اور وائسرائے بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔ نیز فرمایا:۔

1۔ تمام احمدی اپنے ووٹ مسلم لیگ کو دیں۔

2۔ دوسروں کو بھی میں تلقین کرتا ہوں کہ مسلم لیگ کو ووٹ دیں۔ فرمایا کہ جو احمدی کھڑا ہونا چاہے وہ بھی مسلم لیگ میں سے ٹکٹ حاصل کرے اور پھر اس کے تمام امیدواروں کی بھی مدد کرے۔ وغیرہ

(10) ہجرت

بھارت سے ہجرت کے بعد جب لاکھوں مسلمان مشکلات کا سامنا کر رہے تھے تو اس وقت حضور نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ اگرچہ وہ اس وقت سخت تکلیف میں ہیں مگر آنے والے بھائیوں کے لئے حوصلہ دکھائیں۔ ان کے لئے اس طرح ایثار کریں جس طرح مدینہ کے انصار نے مہاجرین مکہ کے لئے نمونہ دکھایا تھا۔

(11) قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں

مطبع: پی آر بی ایس پریس انارکلی لاہور۔ ناشر: مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ لاہور

یہ تقریر حضرت مصلح موعود نے 18 مارچ 1948ء کو تھیوسافیکل ہال کراچی میں مقامی لجنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمائی۔ اس میں حضور نے سورۃ کوثر کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سورۃ میں قومی فرائض اور ذمہ داریوں کی تفصیل بیان ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ سے حصول مراد کے ذرائع بیان کئے گئے ہیں ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کے مضامین پر غور کرے کیونکہ انہوں نے خدا سے نیا عہد باندھا ہے۔ مزید اس میں حضور نے عورتوں کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اپنی اولاد کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ قوم اور ملک پاکستان کے استحکام میں ایک اہم کردار ادا کریں اور مفید وجود ثابت ہوں۔

(12) اسلام کا آئین اساسی

تاریخ طبع: فروری 1948ء۔ ناشر: عبدالرحمٰن انور وکیل الدیوان تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور۔ مطبع: گیلانی پریس ہسپتال روڈ لاہور

اس میں حضور نے پاکستان کے قانون اور آئین کو اسلامی قواعد پر مبنی ہونے کے بارہ میں اصول پیش کئے اور اسی طرح لیڈر کے انتخاب کے لئے حضور نے چند شرائط کا بھی اس کتاب میں ذکر کیا۔ پھر آگے جا کر اسی کتاب میں حضور نے چوری، اقتصادی نظام، مزدوروں کے متعلق اور قصاص قتل وغیرہ پر بھی اسلامی تعلیم کی رو سے روشنی ڈالی۔

ان کتب کے علاوہ حضور نے بیسیوں خطبات جمعہ ارشاد فرمائے جو ساتھ ساتھ الفضل میں شائع ہوتے رہے اور اب انوار العلوم کے نام سے کتابی شکل میں منظر عام پر آ رہے ہیں۔ ان میں سے نمونہ کے طور پر صرف ایک خطبہ کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ جو آپ نے 27 مارچ 1931ء کو ارشاد فرمایا۔

اس خطبہ میں آپ نے فرمایا کہ غیروں کے مقابل پر تمام مسلمان متحد ہو جائیں۔ اگر شیعوں پر ہندو ظلم و ستم کریں تو سنی شیعوں کا ساتھ دیں اور اگر حنفیوں پر ظلم کریں تو اہلحدیث ان کا ساتھ دیں۔ اگر مسلمان زندہ رہنا چاہتے ہیں تو انہیں ایک ایسا سمجھوتہ کرنا چاہئے کہ اگر دیگر اقوام کی طرف سے کسی مسلمان فرقہ پر ظلم ہو تو اندرونی شدید اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کی مدد کریں۔

(13) ہندو راج کے منصوبے

ایک بہت اہم کتاب ملک فضل حسین صاحب نے تصنیف کی اس کتاب میں ہندوؤں کے عزائم کو بے نقاب کیا گیا ہے ایک دانشور نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔

''مسلمانان ہند کو بیدار کرنے اور مطالعہ پاکستان میں جان ڈالنے میں مہاشہ فضل حسین کی کتاب ''ہندو راج کے منصوبے'' کا بھی کافی دخل ہے۔ یقیناً قیام پاکستان کی تاریخ لکھنے والا کوئی مؤرخ اس کتاب کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔

اب چند ایسی کتب کا ذکر مقصود ہے جن میں قیام پاکستان کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی کا ذکر ہے اور قربانیوں کی داستانوں کو اکٹھا کیا گیا ہے جو جماعت کی طرف سے پیش کی جاتی رہیں۔

(14) جماعت احمدیہ کی ملی خدمات

مصنف: مولانا دوست محمد شاہد۔ ناشر: جمال الدین انجم۔ مطبع: محمد محسن لاہور آرٹ پریس لاہور۔ تاریخ اشاعت: ستمبر 1980ء

کتاب میں پہلے 4 ابواب میں حضرت مسیح موعود کی خدمات اس وقت کے حالات اور خدمات کی اقسام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بعد کے ابواب میں جماعت احمدیہ کی روحانی، علمی اور قانونی خدمات کو نہایت خوبصورت پیرائے میں پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کے اختتام میں حضرت مصلح موعود کا خوبصورت فرمان درج کیا گیا ہے۔ جس سے ان کے دل میں موجود ملت اسلامیہ کے درد کی جھلک نظر آتی ہے۔

(15) تحریک پاکستان اور جماعت احمدیہ

مصنف: مولانا دوست محمد صاحب شاہد: پبلشر: مبارک احمد ساقی صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت و وکیل التصنیف لندن

اس کتاب میں مولانا صاحب نے وہ حقائق جمع کئے ہیں جن سے واضح ثابت ہوتا ہے کہ واقعۃً پاکستان کے قیام میں جماعت احمدیہ کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اس میں حضور کا قائداعظم کو لندن سے واپس بلوانا اور مسلمانوں کی لیڈر شپ سنبھالنے کے لئے کہنا اور 46-1945ء کے الیکشن وغیرہ میں مسلم لیگ کی بھرپور حمایت کرنا وغیرہ جیسے مضبوط دلائل درج ہیں۔ اسی طرح مختلف لیڈروں کے بیانات بھی جماعت کے حق میں درج کئے گئے ہیں۔

(16) تحریک پاکستان میں جماعت احمدیہ کی قربانیاں

مصنف: مرزا خلیل احمد قمر۔ شائع کردہ: احمد اکیڈمی ربوہ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ ناشران: جمال الدین انجم، غلام مرتضیٰ ظفر

تحریک پاکستان کے حوالہ سے جو خدمات جماعت احمدیہ نے کیں اور جو عظیم الشان قربانیاں اس ضمن میں دیں ان کا مختصر مگر جامع ذکر، مختلف تاریخی کتابوں، رسالوں اور اخبارات کے حوالہ جات سے مزین کر کے اس کتاب میں ہمارے سامنے رکھا گیا ہے۔ آغاز میں اس مضمون کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود کے بعض حوالہ جات درج ہیں اس کے بعد درجہ بدرجہ اس تحریک و جدوجہد کے آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کی مخلصانہ مساعی کا نہایت مدلل تذکرہ ہے۔ جن کے نتیجے میں پاکستان کا حصول ممکن ہوا۔

(17) تعمیر و ترقی پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار

مصنف: پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

اس کتاب میں جماعت احمدیہ کی اس محبانہ اور مخلصانہ مساعی جمیلہ کا بیان ہے جو جماعت نے وطن کی خاطر سرانجام دی ہے اور جماعت کے سپوتوں کی خدمات کا اعتراف متعصب اور غیر متعصب صحافیوں اور ماہرین فن کی زبانی درج کیا گیا ہے ان میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب، ایم ایم احمد صاحب، ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور دیگر جنگی ہیرو شامل ہیں۔

اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن 2009ء میں مزید قابل قدر اضافوں کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

حب الوطن من الایمان

دھرتی رب کی ملک بھی اس کا
مشرق مغرب سب کچھ اس کا
کینیڈا ہو یا پاکستان
حب الوطن من الایمان

میں جس دیس میں بھی رہتا ہوں
اس کا ہی ہو کر رہتا ہوں
یو کے ہو یا ہندوستان
حب الوطن من الایمان

گھر چھوڑو یا مذہب چھوڑو
بھائیوں کا تھا یہ فرمان
جانتے ہیں یہ کیا نادان
حب الوطن من الایمان

امن وسکون خراب نہ کرنا
وقت پڑے تو ہجرت کرنا
یہی سکھاتا ہے قرآن
حب الوطن من الایمان

ہجرت سنّت نبیوں کی ہے
اس میں وسعت وبرکت بھی ہے
اس سے ملتے نئے جہان
حب الوطن من الایمان

جدھر کو بھی رُخ پلٹاؤ گے
اللہ کا چہرہ پاؤ گے
واسع رب کا یہ فرمان
حب الوطن من الایمان

ایک بار جب ہجرت کرلوں
دیس پرائے کو گھر کرلوں
وہیں پہ نکلے میری جان
حب الوطن من الایمان

انصر رضا

قائداعظم محمد علی جناح چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی لیاقت کے قدردان اوران کی قومی خدمات کے مداح تھے

مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

برصغیر ہندوپاک کی تحریک آزادی کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ تحریک آزادی کے عظیم اور سرگرم لیڈر محمد علی جناح (جو ابھی قائداعظم کے قابل صداحترام لقب سے معروف نہیں ہوئے تھے) برصغیر پاک و ہند کے چیدہ چیدہ معروف ومخلص لیڈروں سے خوب شناسا تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان عمائدین میں چوہدری سرمحمد ظفراللہ خان بہت نمایاں اور فعال تھے۔ ہندوستان میں آئینی اصلاحات اور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے جو مساعی کی گئیں لندن میں منعقدہ ''تین گول میز کانفرنسیں'' (1930ء تا 1932ء) اس سلسلہ کی تین اہم کڑیاں تھیں جن میں ہندوستان کے چوٹی کے لیڈر شامل ہوئے اور حکومت برطانیہ کے ساتھ گفت وشنید میں حصہ لیا جس کے نتیجہ میں کئی اصلاحات تشکیل پا گئیں۔ چوہدری سرمحمد ظفراللہ خان صاحب کو بفضل اللہ تعالیٰ ان تینوں کانفرنسوں میں بھرپور عملی شرکت کا موقع ملا۔ لہٰذا قائداعظم جیسا زیرک لیڈر چوہدری صاحب کی نمایاں سرگرمیوں سے خوب آگاہ تھا۔

مؤرخ پاکستان ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی نے اپنی کتاب ''اقبال کے آخری دوسال'' میں واضح طور پر تحریر کیا:

''گول میز کانفرنس کے مسلمان مندوبین میں سے سب سے زیادہ کامیاب آغاخان (وفد کے سربراہ۔ ناقل) اور چوہدری ظفراللہ خان ثابت ہوئے''۔

(اقبال کے آخری دوسال ص 16 ناشر اقبال اکیڈمی کراچی)

ہندوستان کی مرکزی اسمبلی (1939ء) میں قائداعظمؒ کا ایک بیان

غیر منقسم ہندوستان میں بھی چوہدری صاحب کی ملک وملت کے لئے کامیاب سرگرمیوں کے پیش نظر قائداعظم نے چوہدری صاحب کو غیرمعمولی خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

''میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے آنریبل سرمحمد ظفراللہ خان کو ہدیۂ تبریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ...... ہیں اور یوں کہنا چاہئے کہ میں اپنے بیٹے کی تعریف کررہا ہوں۔ مختلف حلقوں نے ان کو جو مبارکباد پیش کی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں''۔

(ہماری قومی جدوجہد ص 76 از مؤرخ پاکستان عاشق حسین بٹالوی، پاکستان ٹائمز پریس لاہور۔ پرنٹر و پبلشر میجر الطاف حسین۔ ماڈل ٹاؤن لاہور)

پاکستان کے باقاعدہ معرض وجود میں آنے سے پہلے

''3 جون 1947ء کے تقسیم ہند پلان'' کے جلد بعد انگریزی حکومت نے صوبہ پنجاب میں مسلم اکثریت کے باوجود اسے تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا اور باؤنڈری کمیشن کے قیام کا اعلان کردیا۔ اس موقع پر قائداعظمؒ نے مملکت خداداد پاکستان کے باقاعدہ قیام سے پہلے ہندوستان بھر کے وکلاء اور ماہرین قانون میں سے خود سرمحمد ظفراللہ خان کا انتخاب فرمایا کہ وہ باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کے کیس کی وکالت کریں۔ یہ قائداعظم کا چوہدری صاحب کی غیر معمولی لیاقت اور مخلصانہ جذبۂ خدمت پر اعتماد کا زبردست ثبوت ہے۔ ادھر چوہدری محمد ظفراللہ خان کو بھی قائداعظم کا کس قدر احترام اوران کے ارشاد کا کس قدر پاس تھا، اس کا ثبوت چوہدری صاحب کے ان الفاظ سے عیاں ہے۔ آپ جید صحافی منیر احمد منیر کے ساتھ اپنے انٹرویو میں بیان کرتے ہیں۔

قائداعظم نے مجھے بھوپال سے بلا کر ارشاد فرمایا کہ پنجاب باؤنڈری کمیشن میں آپ ہمارا کیس پیش کریں۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میں حاضر ہوں......''۔

(از انٹرویو مطبوعہ ''آتش فشاں'' مئی 1981ء ص 23 کالم نمبر 1)

قائداعظم سرمحمد ظفراللہ خان کی رائے کو وزن دیتے تھے

باؤنڈری کمیشن کے حوالے سے معروف قلمکار پروفیسر محمد حنیف شاہد نے ''نوائے وقت سنڈے میگزین'' (7 مارچ 2010) میں بابائے جغرافیہ کے عنوان سے ڈاکٹر قاضی سعیدالدین احمد کے متعلق ایک دلچسپ واقعہ لکھا ہے کہ انہیں بابائے جغرافیہ کا خطاب کیسے ملا۔ آیئے اس مفصل مضمون کا اک حصہ پڑھتے ہیں۔ پروفیسر حنیف شاہد رقمطراز ہیں۔

''جہاں تک علم جغرافیہ کا تعلق ہے اس موضوع پر آپ نے جو تحقیقی اور تدقیقی مقامات تحریر کئے ان کے اعلیٰ معیار کو مدنظر رکھتے اور پڑھتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر قاضی سعیدالدین احمد کو لندن یونیورسٹی کی طرف سے پی ایچ ڈی کرنے کے لئے وظیفہ مل گیا۔ قاضی سعیدالدین احمد نے دو بلند پایہ انگریز ماہرین جغرافیہ پروفیسر ڈاکٹر ایل ڈی سٹیمپ اور پروفیسر ڈاکٹر اوگیلوی بوجامین کی زیرنگرانی تحقیقی کام (ریسرچ ورک) شروع کردیا...... آخرکار آپ 1939ء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد واپس وطن لوٹے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے اصرار پر 1945ء میں بحیثیت بانی صدر شعبہ جغرافیہ فرائض منصبی سنبھال لئے''۔ (کالم نمبر 2 اور 3)

آگے چل کر کالم نمبر 4,3 پر پروفیسر محمد حنیف شاہد لکھتے ہیں:۔

اس زمانے میں ڈاکٹر قاضی سعیدالدین احمد کی شہرت اپنے عروج پر تھی۔ چنانچہ حکومت پاکستان کی نظر انتخاب قاضی سعیدالدین احمد پر پڑی اور آپ کو ممتاز ماہر جغرافیہ دان کی حیثیت سے ''باؤنڈری کمیشن'' کا رکن نامزد کردیا...... ڈاکٹر قاضی سعیدالدین احمد کے کہنے پر 1941ء کی مردم شماری کا ریکارڈ طلب کیا گیا جس سے ثابت ہوا کہ گورداسپور آبادی کے لحاظ سے مسلم اکثریتی ضلع ہے جسے ہندوستان میں شامل کرنے کی کوئی تُک نہیں بنتی مگر ایک منظّم سازش کے تحت ڈاکٹر قاضی سعیدالدین احمد کے دلائل اور نقشوں سے صرف نظر کرتے ہوئے گورداسپور بھارت میں شامل کردیا جس کے نتائج کشمیر کی صورت میں برصغیر کے عوام آج تک بھگت رہے ہیں۔ بہرحال ڈاکٹر قاضی سعیدالدین احمد نے کانگرس کے نقشوں اور دعووں کو رد کرنے کے لئے جو نقاط اٹھائے اور نقشے پیش کئے ان کی چیف کونسل ظفراللہ چودھری نے بہت تعریف وتوصیف کی۔ یہ تعریفی کلمات ریکارڈ میں موجود ہیں۔ انہی تعریفی کلمات کی بنا پر بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح نے ڈاکٹر قاضی سعیدالدین احمد کو ''بابائے جغرافیہ'' کے خطاب سے نوازا تھا''۔

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 7 مارچ 2010ء ص 14)

قائداعظم مردم شناس تھے

تحریک پاکستان کے ایک سرگرم رکن اور سابق سفیر و وزیر سید احمد سعید کرمانی قومی ڈائجسٹ کو انٹرویو دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں:۔

قائداعظم نے رائٹ مین فار رائٹ جاب چنا۔ ظفراللہ خان کی چائس بھی قائداعظم کی تھی۔ ظفراللہ خان قیام پاکستان کے موقع پر نواب آف بھوپال کے آئینی مشیر تھے۔ قائداعظمؒ نے بلایا کہ آپ باؤنڈری کمیشن کے آگے مسلم لیگ آرگو کریں۔ وہاں کے اچھی خاصی تنخواہ اور مراعات چھوڑ کر آگئے۔ مطلب یہ ہے کہ قائداعظم کو اللہ تعالیٰ نے مردم شناسی دی تھی۔

(از انٹرویو مطبوعہ ماہنامہ قومی ڈائجسٹ اگست 2002ء ص 27,26)

باؤنڈری کمیشن کے سامنے زبردست وکالت اور قائداعظم کی پذیرائی

اس سلسلہ میں وطن عزیز کے معروف صحافی منیر احمد منیر اپنے کالم مطبوعہ روزنامہ ''خبریں'' 7 جون 2003ء میں تحریر کرتے ہیں:۔

قائداعظم نے چوہدری ظفراللہ خان کو پنجاب باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے لئے مقرر کیا تھا اور جب چوہدری ظفراللہ خان یہ کیس پیش کرچکے، قائداعظم نے انہیں شام کے کھانے کی دعوت دی اور انہیں معانقہ کا شرف بخشا جو قائداعظم کی طرف سے کرہ ارض پر بہت کم لوگوں کو نصیب ہوا۔ معانقہ کرنے کے بعد قائداعظم نے چوہدری ظفراللہ خان سے کہا میں تم سے بہت خوش ہوں اور تمہارا ممنون ہوں کہ جو کام تمہارے سپرد کیا گیا تھا تم نے اسے اعلیٰ قابلیت اور نہایت احسن طریقے سے سرانجام دیا۔

(از کالم مطبوعہ روزنامہ خبریں مورخہ 7 جون 2003ء)

قیام پاکستان کے بعد اقوام متحدہ کے لئے بطور رئیس الوفد انتخاب

قیام پاکستان سے کچھ عرصہ قبل باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کیس پیش کرنے کی پہلی بڑی ذمہ داری جو قائداعظم نے چوہدری محمد ظفراللہ کے سپرد کی اس کا اوپر ذکر ہوچکا ہے۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد دوسری بڑی ذمہ داری کا ذکر کیا جاتا ہے۔

سرمحمد ظفراللہ خان فرماتے ہیں:۔

''میں بھوپال میں تھا کہ انہوں نے دہلی طلب فرمایا اور مجھے پنجاب باؤنڈری کمیشن میں مسلم لیگ کی طرف سے پیش ہونے کے متعلق کہا پھر حکم ہوا کہ یونائٹڈ نیشنز میں پاکستانی وفد کی قیادت کرو''۔

(از انٹرویو مطبوعہ آتش فشاں مئی 1981ء ص 15 کالم نمبر 2)

اقوام متحدہ میں دو قابل ذکر کارنامے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائداعظم کی زیرقیادت طویل جدوجہد کے بعد مملکت خداداد پاکستان کا قیام 14/اگست 1947ء کو میں عمل میں آیا۔ اس لئے چوہدری صاحب کے لئے ایک اہم فریضہ پاکستان کے لئے اقوام متحدہ کی ممبرشپ حاصل کرنا تھی اور بفضل اللہ تعالیٰ یہ مرحلہ عمدگی سے مکمل ہوگیا۔ اقوام متحدہ میں دوسرا اہم کام مسئلہ فلسطین پر پاکستان کا مؤقف واضح کرنا اور عربوں کی بھرپور حمایت کرنا تھا۔

اس سلسلہ میں چوہدری صاحب نے قائداعظم اور حکومت پاکستان کی طے شدہ خارجہ پالیسی کے تحت فلسطینیوں اور بعد میں آزادی کے لئے جدوجہد کرنے والے مختلف عرب اور افریقی ممالک کے حق میں اقوام متحدہ کے فورم پر زبردست اور مؤثر آواز اٹھائی اور پاکستان کا نام دنیا بھر میں روشن کیا۔ چنانچہ قائداعظم کے ایک معتمد ساتھی اور پاکستان کے سابق وزیراعظم چوہدری محمد علی اپنی انگریزی کتاب ''ظہور پاکستان'' کے ص 380 پر وضاحت سے تحریر کرتے ہیں۔

مسلم دنیا کی آزادی، قوت، خوشحالی اور اتحاد کے لئے زبردست جدوجہد کرنا پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ایک مستقل مقصد رہا ہے۔ حکومت پاکستان کا ایک اولین اقدام یہ تھا کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں ایک خیرسگالی وفد بھجوایا گیا۔ پاکستان نے فلسطین میں عربوں کے حقوق کو اپنا مقصد قرار دیا اور اقوام متحدہ میں اس نصب العین کی خاطر پاکستان کے وزیرخارجہ ظفراللہ خان سے بڑھ کر کوئی فصیح ترجمان نہیں تھا۔ پاکستان اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے کی پالیسی پر مسلسل گامزن ہے۔ انڈونیشیا، ملایا، سوڈان، لیبیا، تیونس، مراکش، نائیجیریا اور الجیریا کی آزادی کی خاطر پوری تگ و دو کی گئی''۔

(Emergence of Pakistan Pg.380. Edition 1976)

ڈاکٹر اسرار احمد کا اعتراف

ڈاکٹر اسرار احمد اپنے مضمون اسرائیل نامنظور کیوں؟ روزنامہ نوائے وقت 12 جولائی 2003ء میں لکھتے ہیں:۔

25 اکتوبر 1947ء کو قائداعظم نے رائیٹر کی نیوز ایجنسی کے نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ:

فلسطین کے بارے میں ہمارے مؤقف کی وضاحت اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے سربراہ محمد ظفراللہ خان نے کردی ہے۔ مجھے اب بھی یہ امید ہے کہ تقسیم (فلسطین) کا منصوبہ مسترد کردیا جائے گا ورنہ ایک خوفناک چپقلش کا شروع ہوجانا ناگزیر اور لازمی امر ہے۔

(از مضمون ڈاکٹر اسرار احمد مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 12 جولائی 2003ء)

قائداعظم کا نادر خراج تحسین

اقوام متحدہ میں حضرت چوہدری صاحب اپنی خداداد لیاقت اور تقریری فصاحت و بلاغت کے ذریعہ اقوام عالم کے سامنے نوزائدہ مملکت خداداد پاکستان کا مسئلہ لے جانے اور عالم اسلام خاص طور پر اہل فلسطین کے حق میں لاجواب وکالت و ترجمانی میں مصروف تھے کہ امریکہ میں پاکستانی سفیر کے سلسلہ میں چوہدری صاحب کو اقوام متحدہ کا Session بیچ میں چھوڑ کر وطن بلایا جارہا ہے۔

چنانچہ سفیر اصفہانی صاحب نے قائداعظم کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا جس میں چوہدری صاحب کی اقوام متحدہ میں سرگرمیوں کی اہمیت اور کامیابی کا ذکر کیا۔ اس خط کے جواب میں مورخہ 22 اکتوبر 1947ء کو قائداعظم نے سفیر اصفہانی کو تحریر فرمایا۔

جہاں تک ظفراللہ کا تعلق ہے تو ہم نہیں چاہتے کہ جب تک وہاں پر (اقوام متحدہ) ان کا قیام ضروری ہے وہ اپنا کام ادھورا چھوڑ کر آجائیں اور میرا خیال ہے کہ انہیں اس امر کی اطلاع بھی دی جاچکی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے یہاں قابل لوگ خاص طور پر ان جیسی اعلیٰ صلاحیت کے اشخاص کی بہت کمی ہے۔ اس لئے جب بھی ہمیں مختلف مسائل سے واسطہ پڑتا ہے تو ان کے حل کے لئے لامحالہ ہماری نظریں ان کی طرف اٹھتی ہیں۔

دستخط ایم۔اے۔جناح

(ترجمہ اقتباس از مکتوب قائداعظم ص 165)

(Quaid-e-Azam Mohammad Ali Jinnah Papers Vol. Vi, First Edition 2001 Published by Culture Division, Govt. of Pakistan Islamabad)

واقعی انہوں نے اپنا کام عمدگی سے سرانجام دیا ہے

محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب رئیس الوفد برائے اقوام متحدہ جب 1947ء کے آخر میں اقوام متحدہ میں اپنی ذمہ داریاں کامیابی سے ادا کرنے کے بعد وطن عزیز واپس پہنچے جو جناب ایم اے حسن اصفہانی (سفیر امریکہ) کے مفصل مکتوب 27 نومبر 1947ء کے جواب میں قائداعظم نے اپنے 11 دسمبر 1947ء کے مکتوب میں تحریر فرمایا:

ظفراللہ (نیویارک سے۔ ناقل) واپس پہنچ گئے ہیں اور میری ان سے طویل گفتگو ہوئی ہے۔ واقعی انہوں نے اپنا کام عمدگی سے انجام دیا ہے۔

(قائداعظم محمد علی جناح پیپرز۔ جلد یکم اکتوبر تا 31 دسمبر 1947ء ص 403)

ایک کے بعد ایک اہم ذمہ داری

قائداعظم محمد علی جناح کی طرف سے محترم چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کو باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کے کیس کی وکالت اور پھر قیام پاکستان کے فوراً بعد اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کی قیادت کی ذمہ داری کا ذکر ہوچکا ہے۔ متذکرہ بالا دونوں مواقع پر چوہدری صاحب کی قابلیت اور کامیابی کے خوب جوہر کھلے اور پھر دسمبر 1947ء میں قائداعظم نے چوہدری صاحب کو وطن عزیز کے وزیرخارجہ کا منصب سنبھالنے کا ارشاد فرمایا۔ گویا چوہدری صاحب کی لیاقت اور بے لوث خدمت پر قائداعظم کا اعتماد بڑھتا چلا گیا اور آپ انہیں ایک کے بعد ایک اہم تر اور وقیع تر ذمہ داری اور منصب سونپتے گئے۔

چوہدری سر محمد ظفراللہ خان مدیر ''آتش فشاں'' منیر احمد منیر کے ساتھ اپنے انٹرویو میں بیان فرماتے ہیں:۔

قائداعظم کے اور میرے درمیان نہ تو کبھی غلط فہمی پیدا ہوئی نہ اختلاف۔ میں بھوپال تھا کہ انہوں نے دہلی طلب فرمایا اور مجھے پنجاب باؤنڈری کمیشن میں مسلم لیگ کی طرف سے پیش ہونے کے متعلق کہا۔ پھر حکم ہوا کہ یونائیٹڈ نیشنز میں پاکستانی وفد کی قیادت کرو۔ دسمبر 1947ء کو میں واپس پہنچا تو اس وقت میں وزیرخارجہ وارجہ کچھ نہیں تھا۔ کراچی میں انہیں بتایا کہ اقوام متحدہ میں کیا بحثیں ہوتی رہیں۔ ان کو رپورٹوں سے بھی معلوم تھا بہرحال بات سننے کے بعد یہ بھی ان کا طریق تھا۔ بات تھی محبت کی لیکن شاید وہ محبت کا اظہار کرنا کمزوری سمجھتے تھے اور جھڑک کر حکم دیا۔ فرمایا:

When are you going to get rid of all your entanglements?

Don't you know I need you here?

(آپ کا ان جھمیلوں سے کب چھٹکارا ہوگا۔ آپ کو علم نہیں کہ مجھے پاکستان کے لئے آپ کی خدمات چاہئیں)۔

(از انٹرویو مطبوعہ آتش فشاں مئی 1981ء ص 23 کالم نمبر 1)

جناب حمید نظامی نے بھی خوب لکھا!

نوائے وقت کے بانی مدیر اور ممتاز صحافی جناب حمید نظامی نے اپنے اخبار میں لکھا:

جب قائداعظم نے چاہا کہ آپ باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلمانوں کے وکیل کی حیثیت سے پیش ہوں تو ظفراللہ خان نے فوراً یہ خدمت سرانجام دینے کی ہامی بھرلی...... اور اسے ایسی قابلیت سے سرانجام دیا کہ قائداعظم نے خوش ہوکر آپ کو یواین او میں پاکستانی وفد کا قائد مقرر کردیا۔ جس طرح آپ نے ملت کی وکالت کا حق ادا کیا تھا اس سے آپ کا نام پاکستان کے قابل احترام خادموں میں شامل ہوچکا تھا۔ آپ نے ملک و ملت کی جو شاندار خدمات سرانجام دیں تو قائداعظم انہیں حکومت پاکستان کے اس عہدے پر فائز کرنے پر تیار ہوگئے جو باعتبار منصب وزیراعظم کے بعد سب سے اہم اور وقیع عہدہ شمار ہوتا ہے۔ قائداعظم نے چوہدری صاحب کو بلاتامل پاکستان کا وزیرخارجہ بنادیا لیکن ظفراللہ کے ہاتھوں وہ زبردست کارنامہ انجام دینا باقی تھا جس سے اس کا نام تاریخ پاکستان میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ (یعنی اقوام متحدہ میں کشمیر کے مسئلہ کی لاجواب وکالت۔ ناقل)۔

(نوائے وقت 24 اگست 1948ء)

مسئلہ کشمیر کی لاجواب وکالت

مسئلہ کشمیر جو بھارت یکم جنوری 1948ء کو خود اقوام متحدہ میں لے گیا تھا اس پر بحث کے دوران چوہدری سر محمد ظفراللہ خان کی زبردست وکالت۔ ریکارڈ تقریر اور اقوام عالم کے عالی دماغ نمائندوں پر مظلوم کشمیریوں کے حق میں عمدہ اثر بھارت کو بہت مہنگا پڑا اور پاکستان کے مؤقف اور دلائل کے مطابق اقوام متحدہ نے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے لئے قراردادیں منظور کیں۔ بھارتی یواین او میں گئے تھے مستغیث بن کر اور لوٹے وہاں سے ملزم بن کر اور ماضی قریب میں بھی بھارت میں قائد حزب اختلاف ایل کے ایڈوانی نے بیان دیا۔

سابق وزیراعظم نہرو نے مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ میں لے جاکر سنگین غلطی کی تھی۔

(دیکھئے نوائے وقت 8 فروری 2008ء ص 3)

اقوام متحدہ کی قراردادیں اہل کشمیر اور پاکستان کے لئے عظیم اثاثہ ہیں

کشمیر کے مسئلہ پر اقوام متحدہ میں پاکستان کے پہلے وزیرخارنہ سر محمد ظفراللہ خان کی فاضلانہ تقاریر کے نتیجہ میں کشمیریوں کے حق میں قراردادوں اور بھارت کے مقابل پر مستقل فتح کا ذکر کرنے کے لئے دفتر کے دفتر درکار ہیں۔

یہاں پر مختصراً یہ کہنا کافی ہوگا کہ یواین او کی واضح اور حق خودارادیت کے بین الاقوامی اصولوں کے عین مطابق پاس ہونے والی قراردادوں کے بعد 1948ء سے لے کر تادم تحریر پاکستان اور آزاد کشمیر کی ہر حکومت، حزب اختلاف کی تمام جماعتیں اور تمام مذہبی اور سیاسی دھڑے ان قراردادوں کو پاکستان اور اہل کشمیر کے لئے ایک عظیم اثاثہ شمار کرتے ہیں اور مسئلہ کشمیر کا واحد اور حتمی حل قرار دیتے ہیں۔ اسی لئے برصغیر کے سینئر اور بیباک صحافی جناب م۔ش نے واضح طور پر لکھا۔

چوہدری سر محمد ظفراللہ خان نے پنجاب لیجسلیٹو کونسل سے لے کر راؤنڈ ٹیبل کانفرنس تک سیاسیات میں اعلیٰ پایہ کا تعمیری کردار ادا کیا۔ وہ قائداعظم کی زندگی میں لیاقت علی خان کی کابینہ میں وزیرخارجہ کی حیثیت سے بھرتی ہوئے اور آج ہم کشمیر کے متعلق سیکیورٹی کونسل کی جس قرارداد کو اساس بنا کر کشمیر کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اسے سیکیورٹی کونسل سے متفقہ طور پر پاس کروانے میں ظفراللہ خاں کا ہاتھ تھا۔ یہی نہیں۔ عرب ممالک کی جنگ آزادی میں اقوام متحدہ میں ان کی نمائندگی کا بھرپور کردار ظفراللہ خاں نے پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت سے تاریخی کارنامے انجام دیئے......''۔

(نوائے وقت میگزین 6 مارچ 1992ء)

وزارت خارجہ کے متعلق دو دلگداز واقعات

اس وقت ہمارے سامنے تشحیذ الاذہان ماہ ستمبر 1985ء کا شمارہ موجود ہے۔ جس کے ص 28 پر ماضی کے مشہور انگریزی اخبار Civil and Military Gazette مورخہ 12 اگست 1952ء کے اداریہ کا یہ حوالہ موجود ہے کہ جب قائداعظم نے چوہدری صاحب کو پاکستان کا وزیرخارجہ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا تو

چوہدری صاحب نے قائداعظم کی خدمت میں عرض کیا۔

''اگر آپ کو میری لیاقت اور دیانت پر پورا اعتماد ہے تو میں وزارت کے علاوہ کسی بھی اور حیثیت میں پاکستان کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ قائداعظم کا جواب صرف یہ تھا کہ تم پہلے شخص ہو جس نے ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم عہدے کے طلبگار نہیں ہو۔

(ترجمہ از اڈیٹوریل سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ 12 /اگست 1952ء بحوالہ تشحیذ الاذہان ربوہ شمارہ ستمبر 1985ء ص 28 کالم نمبر 2)

قارئین کرام پہلے مختصراً ایک واقعہ سنئے جو حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان نے اپنی کتاب ''میری والدہ'' میں بیان کیا ہے یہ کہ 1934ء میں چوہدری صاحب کی والدہ محترمہ نے ایک رویا دیکھا جس میں انہیں بتایا گیا کہ ہوگا چیف جسٹس ظفراللہ خان نصراللہ خان کا بیٹا۔

اب دراصل موضوع کی طرف لوٹتے ہیں اور حضرت چوہدری صاحب کی کتاب تحدیث نعمت سے یہ معلومات افزا عبارت پڑھتے ہیں۔ جس میں محترم چوہدری صاحب بطور رئیس الوفد اقوام متحدہ میں اپنے فرائض ادا کرنے کے بعد واپس لوٹنے کا ذکر کرتے ہیں۔

کراچی پہنچنے پر میں قائداعظم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وفد کی سرگرمیوں کی مختصر رپورٹ ان کی خدمت میں زبانی عرض کر دی۔ ...... فرمایا لیاقت علی خان کی طبیعت علیل ہے وہ لاہور میں ہیں تم وہاں ان سے ملنا۔ تعمیل ارشاد میں لاہور نوابزادہ لیاقت علی خان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے دوران گفتگو دریافت فرمایا قائداعظم نے تمہارے ساتھ کوئی بات چیت کی ہے؟ میں نے کہا آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارشاد فرمایا تھا۔

نوابزادہ صاحب: صورت یہ ہے کہ ہمیں پاکستان میں سپریم کورٹ قائم کرنا ہوگا۔ اس کے قواعد مرتب کرنے اور ججوں اور عملے کے انتخاب اور تقرر کے لئے تو کچھ وقت درکار ہوگا۔ لیکن چیف جسٹس کا تقرر جلد ہونا چاہئے تاکہ وہ ان تمام امور پر غور کرنا شروع کرے۔ ایک تجویز یہ ہے کہ تم پاکستان کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کا منصب سنبھالو اور ان امور کے متعلق غور کرنا شروع کرو۔ پھر تقسیم پنجاب کے نتیجے میں جو ہل چل مچی ہے اور ابتری پیدا ہوئی ہے۔ خصوصاً پناہ گزینوں کی بھرمار اور مختلف صیغہ جات کے افسران اور عملے میں جو خلا پیدا ہوا ان سب امور نے مل جل کر اس صوبے میں انتظامی حالت خراب کر دی۔ ممتاز دولتانہ سے جو کچھ ہوسکتا ہے وہ کر رہے ہیں لیکن وہ کہتے ہیں یہ اکیلے ان کے بس کی بات نہیں۔ انہوں نے قائداعظم سے کہا کہ یہاں کسی بے لاگ اور صاحب عزم چیف منسٹر کی ضرورت ہے اور مشورہ دیا ہے کہ وہ تمہیں یہاں بھیج دیں۔ تیسرے مرکز میں بھی دو آدمیوں کی ضرورت ہے۔ علاوہ وزارت عظمیٰ کے دفاع اور امور خارجہ کے قلمدان بھی میرے سپرد ہیں یہ بھی ایک شخص کا کام نہیں۔ تم چاہو تو مرکز میں آجاؤ۔ ان سب باتوں پر غور کر کے تم اپنا منشاء مجھے بتا دینا۔

ظفراللہ۔ میں آپ کے ارشاد کے مطابق غور کرنے کے بعد حاضر خدمت ہو کر گزارش کر دوں گا۔

نوابزادہ صاحب۔ لیکن قائداعظم چاہتے ہیں کہ تم وزارت خارجہ کا قلمدان سنبھالو۔

ظفراللہ۔ تو پھر میرے غور کرنے اور میری منشاء کی کیا گنجائش باقی رہی؟

(تحدیث نعمت ص 527-526)

قارئین کرام! ذرا اس بات پر غور کیجئے کہ قائد ملت لیاقت علی خان محترم چوہدری صاحب کو سب سے پہلے سپریم کورٹ کا چیف جسٹس بننے کی دعوت دیتے ہیں۔ اس طرح چوہدری صاحب کی والدہ محترمہ نے 1934ء میں جو رویا دیکھا تھا کہ ہوگا چیف جسٹس ظفراللہ خان نصراللہ خان کا بیٹا۔

تقریباً 13 برس بعد اس رویا کے من وعن پورا ہونے کا موقع پیدا ہو رہا ہے۔ لیکن جب محترم چوہدری صاحب نے خان لیاقت علی خان کی زبانی قائداعظم کی یہ خواہش سنی کہ وہ چوہدری صاحب کو وزارت خارجہ کا قلمدان سونپنا چاہتے ہیں تو چوہدری صاحب نے قائداعظم کے زبردست احترام کے پیش نظر فوراً جواب دیا۔

تو پھر میرے غور کرنے اور میری منشاء کی کیا گنجائش باقی رہی؟

ٹلتی نہیں وہ بات......

لیکن اللہ قادر مطلق نے محترم چوہدری صاحب کی والدہ محترمہ کو جو رویا دکھایا تھا اور محترم چوہدری صاحب نے بفضل اللہ تعالیٰ بابائے قوم قائداعظم کی منشاء کی خاطر جو توکل اور ایثار دکھایا وہ خدائے برتر وقدوس کے ہاں ہرگز بے نتیجہ نہیں رہا اور چوہدری صاحب 1970ء میں پاکستان چھوڑ پوری دنیا (عالمی عدالت) کے چیف جسٹس بن گئے ...... یعنی چوہدری صاحب کی والدہ محترمہ کا 1934ء کا رویا تقریباً 36 سال بعد گویا سو گنا شان سے پورا ہو گیا۔

باہمی اعتماد و مشورہ

وسیع المطالعہ اور ممتاز صحافی منیر احمد منیر کا ایک مضمون ...... تبدیلی نام میں بہت کچھ رکھا ہے۔ نوائے وقت مورخہ 27 مارچ 2010ء کو شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے سر محمد ظفراللہ خان کے حوالہ سے ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے جس سے سر محمد ظفراللہ خان کے قائداعظم سے ایک اہم معاملہ میں مشورہ کرنے اور قائداعظم کی غیر معمولی اور دوررس فراست کا اندازہ ہوتا ہے۔ صحافی منیر احمد منیر تحریر کرتے ہیں:۔

گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناحؒ کے زمانے میں بھی افغان حکومت کے نمائندے نے وزیر خارجہ پاکستان چودھری ظفراللہ خان سے ملاقات میں کہا ہم تو محض جذباتی طور پر سمجھتے ہیں کہ نارتھ ویسٹرن فرنٹیئر کیا ہوا؟ سندھیوں کا سندھ ہوا، بلوچوں کا بلوچستان، پختونوں کا پختونستان ہونا چاہئے۔ اگر آپ نام بدل دیں تو ہماری تسلی ہو جائے گی۔

بقول چودھری صاحب جب اس ضمن میں انہوں نے قائداعظمؒ سے مشورہ کیا تو ان کا جواب تھا۔

Don't touch the proposal with a pair of tangs.

یعنی اس تجویز پر ہرگز کان نہ دھریں۔

مراد ان کی یہی تھی کہ اگر ان کے مطالبہ پر نام رکھا تو پھر کوئی اور مطالبہ شروع کر دیں گے۔

(اقتباس از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 27 مارچ 2010ء ادارتی صفحہ)

اچھا انتخاب

سابق سفیر مصر اور سابق وزیر سید احمد سعید کرمانی ماہنامہ قومی ڈائجسٹ کے ساتھ اپنے انٹرویو میں بیان کرتے ہیں۔

بانی پاکستان کے ساتھ مخلص اور معتمد سیاسی راہنماؤں، دانشوروں، وکلاء، صحافیوں اور دوسرے شعبہ ہائے زندگی سے متعلق افراد کی شاندار ٹیم جمع ہو گئی تھی۔ قائد کو ان لوگوں کی صلاحیت کا اندازہ ہوتا تھا وہ جانتے تھے کس آدمی سے کیا کام لینا ہے۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفراللہ خان بھی قائد کا ایک اچھا انتخاب تھے۔

(ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور اکتوبر 1999ء ص 17 کالم نمبر 2)

عمدہ رائے

قائداعظم کے ایک سابق اے ڈی سی (بعد میں پاک افواج کے سربراہ جنرل) گل حسن اپنے مشاہدہ کی بنا پر یہ گواہی دیتے ہیں۔

قائداعظم اپنی کابینہ کے وزراء میں سر محمد ظفراللہ خان اور سردار عبدالرب نشتر کے متعلق بہت اچھی رائے رکھتے تھے۔

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 5 جون 2005ء ص 10 کالم نمبر 5)

ایک بھرپور حوالہ

جناب منیر احمد منیر صاحب اپنے ایک کالم مطبوعہ روزنامہ خبریں میں ایک مخالف مضمون نگار کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

ان کی تعریفیں تو وہ ہستی کرتی رہی ہے جسے دنیا بانی پاکستان بابائے قوم حضرت قائداعظم محمد علی جناح کے مبارک القاب اور نام سے جانتی ہے۔ سچائی جن کی پہچان تھی۔ جنہوں نے کسی کا دل رکھنے کے لئے مصلحتاً بھی جھوٹ نہ بولا۔ میں نے تو نہیں قائداعظم نے چوہدری ظفراللہ خان کو پنجاب باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے لئے مقرر کیا تھا اور جب چوہدری ظفراللہ خان یہ کیس پیش کر چکے۔ قائداعظمؒ نے انہیں شام کے کھانے کی دعوت دی اور انہیں معانقہ کا شرف بخشا۔ جو قائداعظمؒ کی طرف سے کرہ ارض پر بہت کم لوگوں کو نصیب ہوا۔ معانقہ کرنے کے بعد قائداعظمؒ نے چوہدری ظفراللہ خان سے کہا ''میں تم سے بہت خوش ہوں اور تمہارا نہایت ممنون ہوں کہ جو کام تمہارے سپرد کر دیا گیا تھا۔ تم نے اسے اعلیٰ قابلیت اور نہایت احسن طریق سے سرانجام دیا۔'' قیام پاکستان کے بعد میں نے نہیں قائداعظمؒ نے چوہدری ظفراللہ خان کو پاکستان کی نمائندگی کے لئے یو این او میں بھیجا تھا۔ جب قائداعظمؒ نے امریکہ میں پاکستانی سفیر حسن اصفہانی کو لکھا کہ ظفراللہ خان کو واپس بھیج دیں تو اصفہانی صاحب نے پس و پیش کی۔ اس پر 22 /اکتوبر 1947ء کو اصفہانی کے نام اپنے خط میں یہ جملہ قائداعظم نے ہی ظفراللہ خان کے لئے لکھا تھا۔ یہاں ہمارے پاس اہل، خاص طور پر ان جیسے مقام (Caliber) کے حامل افراد کی کمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف مسائل کے حل کے لئے ہماری نگاہیں بار بار ان کی طرف اٹھتی ہیں''۔

قائداعظمؒ، اصفہانی خط و کتابت آپ کے ممدوح پروفیسرز اور حسین زیدی نے مرتب کی تھی۔ آپ ان سے اس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ ظفراللہ خان کو پاکستان کا وزیر خارجہ بھی قائداعظمؒ نے ہی مقرر کیا تھا۔ قیام پاکستان سے کوئی 12 برس قبل سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی کے بھرے اجلاس میں یہ جملہ بھی قائداعظم نے ہی ادا کیا تھا ''ظفراللہ خان میرا سیاسی بیٹا ہے''۔

(از کالم مطبوعہ روزنامہ خبریں 7 جون 2003ء)

قائداعظم کا اعتماد آخر تک قائم رہا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے چوہدری سر محمد ظفراللہ خان بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کے وہ خوش قسمت اور معتمد ساتھی تھے جن کو قائداعظم کی جانب سے ہمیشہ خوشنودی اور اعتماد حاصل رہا۔ اس کا ایک بہت بڑا ثبوت قائداعظم کے سیکرٹری مسٹر فرخ امین کے اس بیان میں ملتا ہے جو جناب منظور حسین عباسی کی مرتب کردہ کتاب زندہ قائداعظم کے ص 34 پر رقم ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

''بیماری کے پورے زمانے میں قائداعظم نے اس وقت تک سرکاری کاموں کا سلسلہ جاری رکھا جب تک ان میں ذرا بھی سکت باقی تھی ...... مجھے وہ دن ہمیشہ یاد رہے گا جب انہوں نے یو این او میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے لئے سر محمد ظفراللہ خان کو پورے اختیارات دینے کے لئے آخری سرکاری کاغذ پر دستخط کئے......''

(زندہ قائداعظم ص 34 شائع کردہ مکتبہ شاہکار، چوک اردو بازار لاہور)

روشنی اور عزم کے مینار

مندرجہ بالا اقتباس پڑھ کر جہاں اس حقیقت کا ثبوت ملتا ہے کہ بفضل اللہ تعالیٰ چوہدری سر محمد ظفراللہ خان کو بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح تادم آخر اپنا معتمد ساتھی قرار دیتے رہے اور انہیں مملکت خداداد پاکستان کی عالمی سطح پر اعلیٰ سے اعلیٰ خدمات سونپتے رہے وہاں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قائداعظم اور ان کے متعدد جاں نثار و بے لوث ساتھی کسی طرح وطن عزیز کے لئے رات دن محنت اور استقلال وایثار سے کام لیتے تھے تاکہ ملک وملت شروع کے نامساعد حالات کے باوجود سلامتی، خودداری اور ترقی کی راہ پر گامزن رہے۔ بیشک یہ برگزیدہ اور جہاں دیدہ ہستیاں تھیں۔ ایسی عظیم اور عزیز ہستیاں۔

جن کی یادوں سے رگ جاں میں دکھن ہونے لگے
ذکر چھڑ جائے تو پتھر کا بھی دل رونے لگے

حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی عظیم شخصیت کا اعتراف

احسان دانش اور اقبال اخوند کے خود نوشتوں میں حضرت چوہدری صاحب کے بارے میں اظہار خیال

مرسلہ: ڈاکٹر پرویز پروازی

اردو کی اہم خود نوشتوں پر میری کتاب ''پس نوشت'' چھپ چکی ہے۔ اس وقت دو ایسے حوالے سلسلہ کے لٹریچر میں ریکارڈ کروانا مقصود ہیں جو اردو کی خودنوشتوں میں مذکور ہوئے ہیں۔ پہلا حوالہ احسان دانش کا ہے۔ ان کی خودنوشت ''جہان دانش'' کا دوسرا حصہ ''جہان دگر'' شخصیت ورجل کے بارہ میں ہے۔

جہان دگر

احسان دانش چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے بارہ میں لکھتے ہیں۔

جہاں تک ملک کی عظمت کا سوال ہے چوہدری ظفراللہ خان کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ عالمی عدالت کے معروف جج رہ چکے ہیں اور آج بھی ایک بلند منصب پر ہیں اور پاکستانی کہلاتے ہیں۔

انہوں نے میری کتاب جہان دانش پڑھ کر مجھے اپنے ہاں چائے پر مدعو کیا۔ میں عبدالرشید تبسم کی معیت میں ان کے یہاں گیا اور اس طویل ملاقات میں انہیں میں نے پاکستان کا خیر خواہ پایا اور انسانیت کا اعلیٰ مربی۔ انہوں نے اپنی کتاب ''تحدیث نعمت'' عنایت فرمائی جو مہینوں میری مطالعے کی میز پر رہی۔ اتفاق سے شیخ اعجاز صاحب بھی وہیں موجود تھے میں ایک زمانہ سے انہیں علمی شخصیت سمجھتا ہوں۔ وہ فراخ دل۔ فراخ نظر اور فراخ حوصلہ انسان ہیں۔ اگرچہ اعجاز صاحب نے افلاس کی آنچیں نہیں دیکھیں لیکن ان کی زندگی کے تجربات نے انہیں ایسا شعور دے دیا ہے کہ وہ جہاں نغمے کی الاپ کی پرواز کو پہچانتے ہیں وہیں ٹھنڈی سانسوں اور ڈوبتی نبضوں کے کرب کو بھی محسوس کرتے ہیں۔

چوہدری صاحب نے مجھے اپنی کتاب دی تو شیخ اعجاز احمد سے فرمایا کہ آپ اس پر کوئی فقرہ لکھ دیں تو میں دستخط کر دوں انہوں نے ازراہ کسر نفسی عبدالرشید تبسم سے کہا جو مجھے ساتھ لے کر گئے تھے انہوں نے بھی بہت سوچا۔ فکر کی پیشانی سہلائی مگر وقت کی بات ہے کچھ نہ سوجھا۔ آخر غنیمت کے مصرعے ''بنام شاہد نازک خیالاں'' میں تصرف کرنے لگے لیکن فوری طور پر کامیاب نہ ہوئے آخر میں نے چوہدری صاحب سے کہا فقرے کی کیا ضرورت ہے مجھے تو آپ کے دستخط ہی کافی ہیں۔ انہوں نے ازراہ التفات دستخط فرما دیئے۔ شام کے وقت کے ساتھ خنکی بڑھ رہی تھی میں نے اجازت چاہی اور چوہدری صاحب بنگلے کے دروازے تک ساتھ آئے۔

تین چار روز گزرے ہوں گے کہ میں ایک مذاکرے میں انجینئرنگ یونیورسٹی گیا ہوا تھا۔ رات کو واپس آیا تو معلوم ہوا کہ چوہدری ظفراللہ صاحب تشریف لائے تھے وہ ایک کتاب دے گئے۔ کتاب کا نام ہے ''میری والدہ'' جو انہوں نے اپنی والدہ کے متعلق لکھی تھی۔ کیا بتاؤں کس قدر افسوس ہوا اور ایسا محسوس ہوا کہ جیسے محبوب کواڑوں پر دستک دے کر گزر جائے اور نہ ہاتھ کے نشان روشنی اور خوشبو دیتے رہیں۔ ایسے مخلص بزرگ اب کہاں؟''

(جہانِ دگر صفحہ 77-78 شائع کردہ خزینہ علم وادب الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 2001ء)

خاموش تماشائی کی یادداشتیں

دوسرا حوالہ پاکستان کے نامور سفارت کار جناب اقبال اخوند کا ہے۔ ان کی خودنوشت انگریزی میں چھپی ہے۔ وہ 1961ء۔ 1962ء میں اقوام متحدہ میں پاکستان کے سفارت کے رکن تھے۔ اتفاق سے یہی وہ زمانہ ہے جب چوہدری صاحب یو این کی جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے تھے۔ اقبال اخوند صاحب نے اپنی خودنوشت "Memories of a By stander" یعنی ''خاموش تماشائی کی یادداشتیں'' میں لکھا ہے۔

''چوہدری ظفراللہ خاں، (جو پرنس علی خاں کے بعد، یو این میں پاکستان کے مستقل نمائندے بن کر آگئے تھے) جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوگئے اور اس عہدہ کے اعزاز میں خاطر خواہ اضافہ کیا۔ انہوں نے اس عہدہ کی شہرت کو چار چاند لگا دئے جو ان سے قبل کوئی نہیں کر سکتا تھا یعنی اسمبلی کے اجلاسوں کا عین وقت پر شروع کر دینا۔ ان کا طریق بڑا اجراتمندانہ اور سادہ تھا۔ وہ عین ساڑھے دس بجے، سٹیج پر آتے، اپنی کرسی پر متمکن ہوتے اور صدارتی ہتھوڑا میز پر مارتے۔ شروع شروع میں مندوبین بڑے بے مزہ ہوئے مگر رفتہ رفتہ عادی ہو گئے۔ چنانچہ ایک اجلاس بھی ایسا نہ ہوا جو وقت پر شروع نہ ہوا ہو۔ حتیٰ کہ وہ اجلاس بھی عین وقت پر شروع ہوگیا جس میں الجیریا کو لمبی تگ و دو کے بعد آخر کار یو این اسمبلی کا رکن بننا اور اپنی جگہ سنبھالنا تھی۔ مصیبت یہ تھی کہ الجیریا کا وفد ابھی تک نہیں پہنچا تھا۔ چوہدری ظفراللہ خاں نے اپنے دستور کے مطابق صدارتی ہتھوڑا میز پر مارا اور اجلاس کی کارروائی شروع کرنے کا اعلان کر دیا (گویا ہیملٹ کا ڈرامہ پرنس آف ڈنمارک کے بغیر ہی شروع کر دیا) اتنے میں اسمبلی کا چیف آف پروٹوکول الجیریا کے وفد کے ساتھ ہانپتا کانپتا ہال میں داخل ہوا۔''

(صفحہ 58-59)

''سلامتی کونسل میں کشمیر کا سوال اٹھایا گیا تو انڈیا کے نمائندہ مسٹر کرشنا مینن نے اپنے مخصوص انداز میں پانچ گھنٹے تک تقریر کی اور حسب معمول ادھر ادھر کی ہانکتے رہے کہ ''پاکستان میں 'بنیادی جمہوریت' رائج ہے مگر ہمارے ہاں جمہوریت بنیادی ہے''۔ وغیرہ قسم کی باتیں۔ کشمیر کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ جموں اور کشمیر انڈیا کا حصہ بن چکا ہے کیونکہ مہاراجہ کے الحاق کر لینے کے بعد ریاست میں کئی بار انتخابات ہو چکے ہیں اور اس بات کی تصدیق کی جا چکی ہے اس لئے پاکستان کے موقف میں کوئی جان نہیں ہے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ انڈیا نے یو این سی آئی پی (یعنی یونائیٹڈ نیشنز کمیشن فار انڈیا اینڈ پاکستان) کے ریزولیوشنز کے خلاف موقف اختیار کیا۔ ظفراللہ خاں نے نہ صرف اس سے (کرشنا مینن) سے ایک گھنٹہ زیادہ تقریر کی بلکہ قانونی لحاظ سے انڈیا کے موقف کے پرخچے اڑا کر رکھ دئے۔

(صفحہ 71)

''1947ء سے 1952ء تک کا دور نسبتاً خوش خلقی کا دور تھا وزیر خارجہ چوہدری ظفراللہ خاں نے فلسطین کے قضیہ کے علاوہ اریٹیریا سے لے کر الجیریا تک مسلمانوں کے مسائل کو بڑی خوبی سے یو این او میں پیش کیا تھا اس کی وجہ سے پاکستان کی شہرت عربوں کے موقف کے سب سے بڑے اور سب سے زبردست حامی کی تھی۔''

(صفحہ 178)

وطن کے نام

محبت کے جزیروں سے مفر اچھا نہیں لگتا
وطن سے بے وفائی کا ہُنر اچھا نہیں لگتا

یہاں جینا، یہاں مرنا، میری توقیر اس میں ہے
مجھے اس کے سوا کوئی نگر اچھا نہیں لگتا

مسافر ہوں مگر یادیں مقید ہیں یہاں میری
میں فوراً باندھ لوں رختِ سفر، اچھا نہیں لگتا

بہاریں، چاندنی، خوشبو، وفائیں خواب ہیں میرے
جو میرے خواب چھینے وہ بشر اچھا نہیں لگتا

محبت، احترام باہمی بنیاد ہیں گھر کی
جہاں بھائی لڑیں باہم وہ گھر اچھا نہیں لگتا

چلو، اٹھو! وطن کی سر زمیں تم کو بلاتی ہے
محبت میں سوالِ رہگزر اچھا نہیں لگتا

انور ندیم علوی

وطن کی محبت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

''ہمارے دلوں میں اپنے ملک کے لئے جو محبت ہے یہ وہی محبت ہے جس پر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی ﷺ نے مہر لگائی ہے۔ حب الوطن من الایمان یعنی وطن کی محبت ایمان کا ایک جزو ہے۔ یہ وہ صادق محبت ہے، یہ وہ گناہوں سے پاک محبت ہے، یہ وہ دکھ دینے کے خیالات سے مطہر محبت ہے، یہ وہ محبت ہے جو آنحضرت ﷺ کی سنت کی اقتداء اور آپ کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہمارے دلوں میں پیدا کی گئی ہے اور یہی وہ محبت ہے جو ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ اگر ہمیں جانیں بھی دینی پڑیں تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔ لیکن اپنے ملک کو نقصان نہیں پہنچنے دیں گے۔ خواہ ہمیں ہر طرف سے برا بھلا ہی کیوں نہ کہا جائے''۔

(خطبات ناصر جلد سوم ص 552)

جماعت احمدیہ کی پاکستان کے لئے دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''لوگ تو اس ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن آپ ان کوششوں کی راہ میں روک بن جائیں اور حب الوطنی کے گیت گائیں اور ساری قوم کو سمجھائیں۔ حب الوطنی کے جذبہ کو زخمی نہ ہونے دو۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو یہ جہاد بھی کرنا چاہئے کہ پاکستان میں حب الوطنی کے احساس کو نمایاں کیا جائے اور بیدار کیا جائے اور ہر قسم کے ایسے خیالات جو پاکستان کو کسی طرح نقصان پہنچا سکتے ہیں ان کے خلاف کوشش کرنا بھی جماعت احمدیہ کا کام ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ پاکستان کو ہمیشہ سلامت رکھے کیونکہ یہ ملک دین کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور اس لحاظ سے یہ واحد ملک ہے اس لئے اگر اس مقدس نام سے پیار اور محبت ہے تو پھر دنیا کے ہر احمدی کو چاہئے کہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کی ہر کوشش کو ناکام بنادے''۔

(الفضل 13/اگست 1999ء)

جماعت احمدیہ کی پاکستان کے لئے قربانیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''جماعت احمدیہ نے پہلے دن سے ہی جب سے کہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا ہے ہمیشہ پاکستان اور مسلمانوں کے حقوق کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ اس لئے یہ تو کبھی کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایک احمدی کا کوئی مسلمان بھائی تکلیف میں ہو یا ملک پر کوئی مشکل ہو اور ایک احمدی پاکستانی شہری دور کھڑا صرف نظارہ کرے اور اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش نہ کرے۔ پس جماعت احمدیہ نے اس ملک کے بنانے میں بھی حصہ لیا ہے اور انشاء اللہ اس کی تعمیر و ترقی میں بھی ہمیشہ کی طرح حصہ لیتی رہے گی۔ کیونکہ آج ہمیں ''وطن کی محبت ایمان کا حصہ'' ہے کا سب سے زیادہ ادراک ہے۔ آج احمدی ہے جو جانتا ہے کہ وطن کی محبت کیا ہوتی ہے''۔

(خطبات مسرور جلد سوم ص 612,611)

یاد دہانی

یوم آزادی کی شب ایک محفل رقص و سرود دیکھ کر

مسرتوں کے ساتھیو
تمازتوں کے دوستو
ہجوم درد چھٹ گیا
الم کا رنگ کٹ گیا
ہے کائنات نغمہ زن
ہوا ہوئے غم و محن
بکھر گئی نئی پھبن
جبل جبل دمن دمن
ہے اک عجیب بانکپن
روش روش چمن چمن
قدم بڑھاؤ جام لو
عنان زیست تھام لو
شفق کا رنگ چھا گیا
پیام شام آ گیا
سنبھل رہی ہے تیرگی
مچل رہی ہے چاندنی
یہ حسن و سحر دلبری
بہک چلی ہے زندگی
یہ شب فسونِ بے خطا
یہ نکہتوں کا سلسلا
جوان دودھیا فضا
یہ زمزموں کا رت جگا
انہیں جو دیکھ پائے گا
نہ کیوں پئے پلائے گا
لو مے بہ جام آ گئی
وہ لالہ فام آ گئی
جنوں پیام آ گئی
برائے عام آ گئی
ابھی تو عام ہے پیو
خرد غلام ہے پیو

وہ بے حساب عصمتیں
وہ بے مثال برکتیں
جو دن دہاڑے لٹ گئیں
تمہیں جو یاد تک نہیں
یہ ان کا خون ہے پیو
پیو پلاؤ اور جیو
خدا نہ دے وہ بے ضمیر
کہ جن سے قوم ہو حقیر
فقط امیر بن امیر
سرور و رقص کے اسیر
مگر یہ تابہ کے چلن
رہو گے کب تلک مگن
ہمیں وہ شیر چاہئیں
عدو پہ جو جھپٹ سکیں
ہجوم غم میں مسکرائیں
اجل پہ قہقہے لگائیں
یہ فاقہ مست و خستہ حال
نحیف برق کی مثال
نہ ان کے فقر کو جھنجوڑ
نہ یوں کلائیاں مروڑ
اُمڈ پڑیں جو آندھیاں
کڑک اُٹھیں جو بجلیاں
اگر یہ آگ ابل پڑی
اگر یہ بھوک جاگ اٹھی
تو زلزلہ سا آئے گا
تو عرش کانپ جائے گا
تو پھر یہ جنگ زر گری
یہ مکر و فن کی رہبری
یہ اہتمام مے کشی
یہ تاجرانہ دوستی
یہ سب بنیں گی ساقیا
نہنگ وقت کی غذا

ثاقب زیروی

مکرم افتخار احمد انور صاحب

قیام پاکستان میں صحافت کا کردار

تحریک پاکستان میں اخبارات وجرائد کے کردار کا مختصر جائزہ

1857ء کے بعد مسلمانان ہند جس گہری تاریکی میں اوندھے منہ گرے تھے ان کا سنبھلنا ہی نہیں بلکہ اپنا وجود قائم رکھنا بھی ناممکن ہوگیا تھا۔ وہ تمام اقوام کے ستم کا نشانہ بن گئے۔ انتظامی اداروں پر انگریزوں کے ساتھ ساتھ ہندو قابض ہوتے جارہے تھے۔ ہندوؤں نے بھانپ لیا تھا کہ اگر انگریز سے ٹکر لینی ہے تو اپنے آپ کو تعلیمی میدان میں جھونکنا ہوگا۔

اس تمام صورتحال میں مسلمان قوم زبوں حالی کا شکار تھی۔ تعلیم سے یکسر نابلد ہوتی جارہی تھی۔ کچھ مہربانیاں اس عہد کے علماء کی تھیں جنہوں نے انگریزی لکھنا پڑھنا کفر کے مترادف قرار دیا تھا۔

درد رکھنے والے اور پڑھے لکھے بعض سرکردہ مسلمانوں نے اس ساری صورتحال کا اندازہ لگا لیا اور مسلمانان ہند کو حصول علم کے لئے ترغیب دینے لگے۔ سرسید احمد خان برصغیر کی علمی شخصیت تھے۔ ان کی شبانہ روز محنت سے مسلمانوں نے تعلیمی میدانوں میں قدم رکھا اور پھر اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے کی تگ و دو کی۔ ان کے شاگردوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے تحریک پاکستان میں حصہ لیا اور ان میں سے ہر ایک نے انفرادی طور پر حصہ ڈالا۔

تحریک پاکستان، قیام پاکستان کا ایسا روشن باب ہے جس کی بدولت وہ تمام منزلیں جو بظاہر مشکل نظر آتی تھیں وہ آسان ہوگئیں۔ قیام پاکستان ان تمام دکھوں اور تکلیفوں کا مداوا ہے جو اس راہ میں پیش آئیں۔

صحافت ایک ایسا ہتھیار ہے جس کی بدولت مشکل ترین اور کٹھن مراحل آسانی سے حل ہو جاتے ہیں۔ یقیناً پاکستان کو وجود میں لانے کے لئے صحافت نے ایک واضح اور Vital کردار ادا کیا ہے۔

تحریک پاکستان میں مسلم صحافت نے کیا کردار ادا کیا ہے۔ اس سوال کے کئی پہلو ہیں اور ہر پہلو اپنے اندر کئی پنہائیاں رکھتا ہے۔ دوقومی نظریہ کی ابتدائی صورت یا تصور سے لے کر حصول پاکستان کی تحریک کی آخری منزل تک صحافت نے جو کردار ادا کیا وہ معنوی طور پر ایک ہی ہے۔ سرسید احمد خان نے کہا کہ مسلمان اور ہندو مل جل کر نہیں رہ سکتے۔ اس لئے انہوں نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ انڈین نیشنل کانگریس میں شامل نہ ہوں۔ مولانا محمد علی جوہر نے ہندوستان کو بین الاقوامی مسئلہ قرار دیا۔

علامہ اقبال نے 1930ء میں پاکستان کا تصور پیش کیا۔ چوہدری رحمت علی نے 1933ء میں لفظ پاکستان وضع کیا۔ 23 مارچ 1940ء میں لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں وہ قرارداد منظور ہوئی جسے ہندو اخبارات نے قرارداد پاکستان کا نام دیا۔

جن اخبارات و جرائد نے جداگانہ مسلم قومیت کا تصور واضح کرنے میں کچھ کردار ادا کیا ان کا بھی تحریک پاکستان میں حصہ ہے۔ جن اخبارات نے مسلمانوں کو بیدار کرنے اور منظّم کرنے کی سعی کی انہوں نے بھی تحریک پاکستان کو مضبوط بنایا۔

مسلم صحافت نے 1910ء سے جنگجویانہ طرز اختیار کیا وہ مسلمانوں کی جدوجہد کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ یہ بات طے ہے کہ اس دور میں مسلم اخبارات نے بھی مسلمانوں کو منظّم اور بیدار کیا۔ ان کے حقوق کے لئے جنگ کی۔ جب اخبارات نے نہرو رپورٹ کو مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول قرار دیا تو قائداعظم کے چودہ نکات کی تائید اور حمایت بھی کی۔ اس دور میں اخبارات نے قائداعظم کی قیادت تسلیم کرنے پر زور دیا، مسلمانوں کے نقطہ نگاہ کی وضاحت کی، گویا انہوں نے بھی تحریک پاکستان میں حصہ لیا۔ 23 مارچ 1940ء کو قرارداد پاکستان منظور ہوگئی۔ تو مسلم اخبارات کے لئے فیصلہ کا وقت آگیا۔ اس سے پہلے مسلمانوں کے حقوق کی بات تو مسلمانوں کے اخبارات کرتے تھے مگر ان حقوق کے تحفظ کی صورت پر متفق نہیں تھے۔ کچھ مسلم اخبارات انڈین نیشنل کانگریس کی حکمت عملی کی تائید بھی کرتے تھے۔ کچھ مسلم لیگ کے حامی تھے اور کچھ نے بین بین راستہ اختیار کر رکھا تھا۔ وہ ایک دن قائداعظم کی تائید کرتے تو دوسرے دن کانگریس کی حمایت کرنے لگ جاتے۔

قرارداد پاکستان کی منظوری کے بعد مسلم اخبارات دو بڑے دھڑوں میں تقسیم ہوگئے۔ بعض اخبارات بدستور کانگریس کے مؤقف کی تائید کرتے رہے۔ جن اخبارات نے تحریک پاکستان کی تائید کی انہوں نے قیام پاکستان میں بخوبی کردار ادا کیا۔ مسلم اخبارات نے نظریہ پاکستان کا پرچار کیا اور مخالفانہ پروپیگنڈا کا توڑ کیا اور تحریک پاکستان کو تقویت پہنچائی۔

مسلم صحافت غیر مسلم صحافت کے مقابلہ میں کئی اعتبار سے کمزور تھی۔ مسلمانوں کے پاس وسائل کی کمی تھی جن لوگوں کے پاس وسائل تھے۔ انہیں صحافت سے دلچسپی نہ تھی۔ چنانچہ مسلمانوں کے بیشتر اخبارات و جرائد مالی لحاظ سے بے حد کمزور تھے۔

قدرت نے مسلمانوں کی کمزوریوں کے باوجود بعض صورتوں میں مداوا بھی کیا۔ میدان صحافت میں کچھ ایسی ہمہ جہت، بیباک اور بلند قامت شخصیات وارد ہوئیں کہ پورے ملک میں ان کا ڈنکا بجنے لگا۔ وہ جو کچھ لکھتے اور کہتے اس کے اثرات برطانیہ میں بھی محسوس ہوتے تھے۔ یہ نابغہ روزگار لوگ محض صحافی نہیں تھے۔ ادیب، شاعر، خطیب، سیاستدان بلکہ مذہبی راہنما بھی تھے۔ چنانچہ ان کی بلند و بالا شخصیتوں نے مسلمانوں کے تھوڑے سے اخبارات کو انتہائی مؤثر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ایک دور میں بہت سے اخبارات و جرائد موجود ہوتے ہیں لیکن ان میں ایسے اخبارات اور جرائد کم ہوتے ہیں جو اپنے عہد پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ رائے عامہ کی تشکیل کرتے ہیں اور درپیش مسائل کے حل کے لئے کامیاب ہوتے ہیں۔

مختلف خطوں کے اہم اخبارات کا کردار

جن اخبارات نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا ان کا نام اور مختصر معلومات پیش ہیں۔ یہ مختلف خطوں پر مشتمل تھے۔

لکھنؤ

''ہمدم'' پہلے آزاد پالیسی پر گامزن تھا اور کسی جماعت سے وابستہ نہیں تھا۔ ''سرفراز'' کانگریس سیاست کا ترجمان تھا۔ 1932ء میں حیدرآباد دکن سے قاضی عبدالغفار کا ''پیام'' جاری ہوا۔

کلکتہ

''عصر جدید'' نے اسلامی سیاست کی ترجمانی کی۔ یہ اخبار 1918ء میں جاری ہوا۔ شائق عثمانی اس کے مدیر تھے۔

بمبئی

''خلافت'' مولانا شوکت علی خان نے مسلم لیگ کی حمایت کے لئے جاری کیا۔ پھر علی بہادر خان کا روزنامہ ''ہلال'' جاری ہوا جس نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔

پشاور

''ملت'' کا اجراء سردار اورنگ زیب خان نے کیا تھا تحریک پاکستان کا پُرزور حامی تھا۔

بلوچستان

''الاسلام'' مولانا عبدالکریم کی ادارت میں جاری ہوا۔

دہلی

''منشور'' نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔ مولانا حسن ریاض کی ادارت میں 1938ء میں جاری ہوا جن کا پیرایہ، بیان بڑا مؤثر اور مدلل تھا۔

لاہور

پنجاب میں صحافت کا بڑا مرکز لاہور تھا۔ ''زمیندار'' نے طویل عرصہ تک مسلمانوں کی ترجمانی کی۔ 1919ء میں لاہور سے جاری ہوا اس کے مدیر سید حبیب تھے۔ 1927ء میں مولانا غلام رسول مہر اور مولانا عبدالمجید سالک نے ''انقلاب'' جاری کیا۔

1934ء میں ملک احسان الٰہی کا ''احسان'' جاری ہوا۔ 1940ء میں نوائے وقت 15 روزہ کی صورت میں جاری ہوا۔ حمید نظامی اور حامد محمود نے مل کر جاری کیا۔ 1942ء میں سہ روزہ اور 1944ء میں روزنامہ بن گیا۔ تحریک پاکستان میں نمایاں کردار ادا کیا۔

روزنامہ الفضل

الفضل قادیان بھارت سے شروع ہوا۔ یہ پاکستان کا واحد اخبار ہے جو قیام پاکستان سے بہت پہلے یعنی 1913ء میں شروع ہوا اور تاحال جاری ہے۔ تحریک پاکستان میں الفضل نے بہت مؤثر کردار ادا کیا۔ یہ وہ دور تھا کہ جب تحریک پاکستان کو کئی قسم کے مسائل اور رکاوٹوں کا سامنا تھا۔ جو نہ صرف غیروں کی طرف سے تھے بلکہ اپنوں نے بھی کئی رکاوٹیں ڈالیں۔ ایسے وقت میں الفضل نے مسلم لیگ کو مکمل سپورٹ کیا اور لوگوں کو مسلم لیگ میں شمولیت کے لئے ترغیب دی۔ الفضل نے قائداعظم محمد علی جناح کا مختلف حوالوں سے ساتھ دیا۔ قائداعظم نے اخبارات کو ایک بیان دیا جو کہ اگست 1947ء کا ہے۔ جب وہ پاکستان کی طرف روانہ ہونے لگے۔ الفضل نے بھی اس کو شائع کیا۔

''میں آج دہلی کے رہنے والوں کو الوداع کہتا ہوں۔ گزشتہ باتوں کو دفن کردو اور آؤ دونئی آزاد حکومتوں ہندوستان اور پاکستان کے طور پر ازسرنو اپنی حیات کا آغاز کریں۔ میں ہندوستان کی اقبال مندی اور امن وامان کے لئے دست بدعا ہوں''۔

(روزنامہ الفضل 13/اگست 2008ء)

پاکستان میں بولی جانے والی زبانیں

پاکستان میں متعدد زبانیں بولی جاتی ہیں۔ایک اندازے کے مطابق ان کی تعداد 60 سے زائد ہے۔ پاکستان کی صوبائی زبانوں میں پنجابی، پشتو، سندھی اور بلوچی تسلیم شدہ زبانیں ہیں۔جبکہ دوسری زبانوں میں ایر، بدیشی، بھاگری، باٹیری، بھایا، براھوی، بروششکی، چلیسو، دامیلی، دھواری، دھاتکی، فارسی، دری، گھوار، بھاتی، گھیرا، گھوارا، گھورو، گجراتی، گجری، گھرگلا، ہزارگی، ہندکو، جدگلی، جندوڑا، کبوترا، کچھی، کالامی، کالاشا، کالکوتی، کاموری، کشمیری، کاتی، کھیترانی، کھوار، سندھی طاس کوہستانی، کولی (تین لہجے)، لاسی، لوارکی، مارواڑی، میمونی، اڈ، ارموری، پوٹھوہاری، پالولا، سانسی، ساوی، شینا (دو لہجے)، تو روالی، اشوجو، وگھری، واکھی، وانیسی اور یدگھا شامل ہیں۔ان میں سے بعض زبانیں اس قدر کم بولی جارہی ہیں کہ ان کے وجود کو خطرہ لاحق ہو چکا ہے اور عالمی اداروں نے بھی اس خطرے کا اعتراف کیا ہے۔

پنجابی

پاکستان میں 44.15 فیصد لوگ پنجابی زبان بولتے ہیں۔اس اعتبار سے پاکستان کی سب سے بڑی زبان ہے جبکہ اگر پنجابی زبان سمجھنے والوں کو بھی شامل کیا جائے تو پاکستان کی نصف آبادی اس دائرے میں آجاتی ہے۔ملک میں پنجابی زبان بولنے والے مسلسل کم ہورہے ہیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 1951ء میں 67.08 فیصد پنجابی زبان بولنے والے تھے جو 1998ء میں 44.15 فیصد ہوگئے۔ اس طرح پنجابی زبان پاکستان کی بڑی زبانوں میں واحد ہے جو تنزلی کا شکار ہے۔
پنجابی زبان کے مختلف لہجے ہیں۔

پشتو

یہ پاکستان کی دوسری بڑی زبان ہے۔ پاکستان کی کل آبادی کا 15.42 فیصد پشتو بولنے والے ہیں۔ اس کے بولنے والے زیادہ تر صوبہ سرحد، فاٹا اور صوبہ بلوچستان کے بعض علاقوں میں مقیم ہیں۔ پشتو پختہ زبانی روایت کی حامل ہے۔ پشتو بولنے والوں میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔1951ء میں اس زبان کے بولنے والے 8.16 فیصد تھے، جواب 15.42 فیصد تک پہنچ گئے ہیں۔یعنی ان کی تعداد دوگنی سے زیادہ ہوچکی ہے۔

سندھی

پاکستان کی تیسری بڑی زبان ہے۔سندھی زبان بولنے والے ملک کی مجموعی آبادی کا 14.1 فیصد ہیں۔ اس کے بولنے والے زیادہ تر صوبہ سندھ میں مقیم ہیں جبکہ صوبہ بلوچستان کے جنوبی مشرقی علاقوں میں بھی سندھی بولی جاتی ہے۔سندھی زبان اپنے شاندار ادب کے حوالے سے پہچانی جاتی ہے۔ سندھ کے سکولوں میں یہ زبان پڑھائی جاتی ہے۔حیدرآباد سندھی زبان بولنے والوں کا سب سے بڑا شہر ہے۔سندھی زبان بولنے والوں میں اضافہ ہوا ہے۔ 1951ء میں اس زبان کے بولنے والے 12.85 فیصد تھے، جو 1998ء میں 14.1 فیصد تک پہنچ گئے۔

اردو

پاکستان میں اردو بولنے والے کل آبادی کا 7.57 فیصد ہیں۔اس اعتبار سے اردو بولنے والوں کی تعداد چوتھے نمبر پر ہے۔

ماجھی

یہ زبان اصل پنجابی زبان ہے جو لاہور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات اور جہلم کے بعض علاقوں میں بولی جاتی ہے۔

پوٹھوہاری

یہ زبان سطح مرتفع پوٹھوہار اور آزاد کشمیر میں بولی جاتی ہے۔زیادہ تر پوٹھوہاری بولنے والے راولپنڈی، میرپور، سوہاوہ (ضلع جہلم) میں بولی جاتی ہے۔اس علاقے میں پوٹھوہاری کی مزید شاخیں ڈھونڈی، کیرالی، شیبالی، میرپوری، جہلمی، پنڈیوالی اور پونچھی بھی ہیں۔

جھنگوی

یہ زبان وسطی پنجاب میں بولی جاتی ہے۔خانیوال سے جھنگ بشمول فیصل آباد اور چنیوٹ ایسے اضلاع ہیں جہاں اس کے بولنے والے اکثریت میں ہیں۔

شاہ پوری

اس کے بولنے والے میانوالی، سرگودھا، خوشاب اور منڈی بہاؤالدین میں آباد ہیں۔

ہندکو

یہ زبان پشاور، اٹک، نوشہرہ، مانسہرہ، بالاکوٹ، ایبٹ آباد، مری کے نچلے علاقوں اور مظفرآباد میں بولی جاتی ہے۔صوبہ پنجاب میں ہندکو بولنے والے بڑی تعداد میں ہیں۔اس کے بولنے والوں کی تعداد مختلف اندازوں کے مطابق 22 لاکھ سے 40 لاکھ تک بتائی جاتی ہے۔ ہندکو بولنے والے کسی ایک نام کے تحت ریکارڈ میں نہیں آتے، کیونکہ ان کی مقامی شناختیں زیادہ غالب نظر آتی ہیں۔ یہ لوگ بڑے بڑے قبیلوں میں منقسم ہیں۔البتہ ہزارے وال ایک بڑا گروہ ہے جو ایبٹ آباد، مانسہرہ اور ہری پور میں آباد ہے۔اسی طرح پشاور میں بھی ہندکو بولنے والے موجود ہیں وہاں اسے پشاوری یا خارے کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔

بلوچی

پاکستان میں محض 3.57 فیصد لوگ بلوچی زبان بولتے ہیں۔نام ہی سے اندازہ ہوجاتا ہے کہ اس کے بولنے والے صوبہ بلوچستان میں مقیم ہیں۔اس زبان کی بھی کئی شاخیں ہیں جن میں رکشانی، سرحدی، قلاتی، چاغی، خارانی، پنجکوری بھی شامل ہیں۔بلوچستان کے مشرقی علاقوں اور شمالی علاقوں میں بولی جانے والی زبان ایک دوسرے سے خاصی مختلف ہے۔اس زبان کے بولنے والوں میں معمولی اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ 1951ء میں اس زبان کے بولنے والے 3.04 فیصد تھے جو 1998ء میں 3.57 فیصد ہوگئے تھے۔

سرائیکی

یہ زبان بھی پنجابی زبان سے بہت قربت رکھتی ہے۔ پاکستان میں سرائیکی بولنے والوں کی تعداد 1998ء کی مردم شماری کے مطابق ایک کروڑ 39 لاکھ ہے۔یہ زبان بھی وسعت اختیار کررہی ہے۔1982ء کے اعدادوشمار کے مطابق سرائیکی بولنے والے ملک کی کل آبادی کا 9.54 فیصد تھے جو 1998ء میں 10.53 فیصد ہوچکے ہیں۔ایک دوسری رپورٹ کے مطابق دو کروڑ افراد سرائیکی زبان بولنے والے ہیں۔بلوچستان اور صوبہ سرحد کے بعض علاقوں میں بھی سرائیکی زبان بولی جاتی ہے۔سرائیکی بولنے والے اضلاع میں ملتان، بہاولپور، مظفرگڑھ، رحیم یارخان، ڈیرہ غازی خان، راجن پور، بہاولنگر، لودھراں، بھکر، لیہ، جھنگ، میانوالی اور ڈیرہ اسماعیل خان شامل ہیں۔

فارسی

فارسی زبان پاکستان میں بھی بولی جاتی ہے۔اس کے بولنے والوں کی تعداد تقریباً 10 لاکھ ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 23 مئی 2010ء)

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

رحمٰن کون مہندی
طالب دعا: خلیل الرحمٰن
رحمٰن کاسمیٹکس سٹور
بابر مارکیٹ۔مین بازار۔سیالکوٹ
0092-52-4586914– 0300-6157374

Love For All
Hatred For None
GAS LINES C.N.G
&
Petrol Pump Petroline
اسلام آباد ہائی وے اور لیتھرار روڈ کے سنگم پر
کھنہ پل کراس کر کے KRL سگنل سے پہلے۔
Tel: 051-2614001-5
پروپرائیٹر چوہدری علی محمد وڑائچ اسلام آباد

مکرم رانا محمد اسلم خان صاحب

میں نے پاکستان بنتے دیکھا

مہاجر کیمپ کی مشکلات اور دہلی سے بذریعہ ٹرین لاہور تک کی کہانی

پاکستان کو بنے آج تریسٹھ (63) سال کا عرصہ ہونے کو آیا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کل ہی کی بات ہو۔ پاکستان کو وجود میں لانے کے لئے مسلمانان ہند نے بیشمار قربانیاں دیں۔ جلتی آگ اور خاک وخون کے بے پایاں سمندر میں سے گزرنا پڑا۔ جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ایسے ہی خون خشک کردینے والے لمحات کا تصور آج بھی دل کو دہلا کر رکھ دیتا ہے۔ وہ واقعات جب بند آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح آجاتے ہیں تو گھبرا کر آنکھیں کھل جاتی ہیں اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ ایسے ہی دل دہلا دینے والے واقعات اور حقائق سے نئی نسل کو اندازہ ہوسکے گا کہ پاکستان کتنی بے پناہ قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا ہے اور آج اس مقدس سرزمین اور نظریۂ پاکستان کی حفاظت ہم سب کا اولین فرض ہے۔

14راگست 1947ء کو پاکستان وجود میں آچکا تھا۔ ہم بہت خوش تھے۔ لیکن ہمیں اس خوشی کی بہت بھاری قیمت ادا کرنا پڑی۔ بلوے جو پاکستان کے قیام سے پہلے ہی شروع ہوچکے تھے۔ اب شدت اختیار کر چکے تھے۔ ہندو، ہندوستان میں مسلمانوں کا وجود اب کسی صورت بھی برداشت نہ کرتے تھے۔ کل تک جو ہندو اور سکھ مسلمانوں کے دکھ درد میں برابر کے شریک تھے۔ یکا یک ان کی جان کے دشمن بن گئے تھے۔ مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارتے اور ان کے گھروں کو آگ لگانے کے منصوبے تیار کرنے لگے۔ اکادکا مسلمان گھرانوں کو ہر گاؤں اور ہر شہر میں بے خبری کی حالت میں سکھ جتھوں اور ہندو بلوائیوں کے ہاتھوں تہ تیغ کردیا گیا اور ان کے گھروں کو لوٹ لیا گیا۔ حتیٰ کہ یہ آگ بڑے بڑے شہروں تک پھیل گئی اور مسلمان بیچاروں پر یہ گھڑی قیامت کی گھڑی تھی۔ جنھوں نے بے سروسامانی کی حالت میں اپنے آبائی وطن کو ہمیشہ ہمیش کے لئے خیرباد کہتے ہوئے گرتے پڑتے پاکستان کا رخ کیا۔ پاکستان جوان کے خوابوں کی تعبیر اور منزل تھی۔

بہت سے گھرانوں نے دہلی کا رخ کیا۔ کیونکہ ابھی تک دہلی اس آگ سے قدرے محفوظ تھی۔ لیکن جلد ہی فسادات کی آگ دہلی میں بھی بھڑک اٹھی۔ ہندو اور سکھ بلوائیوں نے مسلمانوں کو تہ تیغ کرنا شروع کر دیا اور لوٹ مار مچادی۔ دہلی جو ہندوستان کا دارالخلافہ تھا۔ اس آگ سے محفوظ نہ رہ سکا۔ شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کردیا گیا۔ گورکھا فوج شہر میں متعین کردی گئی اور شہر کا کوئی کونہ بھی اب محفوظ نہ تھا۔ دن دیہاڑے گورکھا فوج اور ہندو سکھ بلوائی مسلمانوں کی جان سے ہولی کھیل رہے تھے۔ اناج کی قلت پیدا کردی گئی۔ مسلمانوں پر پانی تک بند کردیا گیا۔ کنوؤں اور تالابوں میں زہر ملا دیا گیا اور اس طرح انہیں ملک چھوڑنے پر مجبور کردیا گیا۔ مختلف جگہوں پر مسلمانوں کے کیمپ لگا دیئے گئے تھے۔ جہاں ان کی جان، مال اور عزت و آبرو قطعاً محفوظ نہ تھی۔ ان کیمپوں کے محافظ ہندو اور گورکھا سپاہی مقرر کئے گئے۔ جب حالات مزید دگرگوں ہوگئے تو کیمپوں سے مسلمانوں کو نکال کر فوجی ٹرکوں کے ذریعے لال قلعہ دہلی میں منتقل کردیا گیا۔ اکتوبر، نومبر شروع ہوچکا تھا۔ بارشوں کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ بارشیں بھی ایسی کہ الامان والحفیظ! سردی اپنے جوبن پر تھی اور بیچارے مسلمان بے سروسامانی کی حالت میں کیمپوں میں مقید تھے۔ سردی سے بچنے کا کوئی بندوبست نہ تھا۔ کیونکہ وہ بھرے گھروں کو چھوڑ کر صرف جان ہتھیلی پہ رکھ کے، تین کپڑوں میں اپنے گھروں سے نکلنے پر مجبور ہوگئے تھے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ماؤں کی گود میں دودھ اور خوراک کے لئے بلک رہے تھے۔ لیکن ان کے پاس سوائے تسلی کے دو بول کے اور کچھ نہ تھا۔ ان کو خود بھوک کے ہاتھوں جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ سارے کیمپ میں صرف ایک نل پانی کا لگا تھا۔ جس سے پانی حاصل کرنے کے لئے لوگوں کی بہت لمبی لمبی قطاریں لگی تھیں۔

لال قلعہ میں کیمپ کی حفاظت کے لئے بلوچ رجمنٹ متعین تھی۔ جو بڑی مستعدی سے حفاظت و نگرانی کے فرائض انجام دے رہی تھی۔ پاکستان سے جناب قائداعظم کی ہدایت پر ہندوستانی کیمپوں میں مقید مسلمانوں کے لئے خوراک کا بندوبست کیا گیا تھا۔ جو ڈبل روٹیوں کی صورت میں ہوائی جہازوں سے کیمپوں پر گرائی جاتی تھیں اور جنہیں بعد میں کیمپ میں مقیم مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جاتا۔ پیٹ کا دوزخ بھرنے کے لئے لوگ درختوں کے پتے ابال کر اپنے اور اپنے بال بچوں کے پیٹ بھرتے۔ جو ڈبل روٹی پاکستان سے ہوائی جہازوں کے ذریعے گرائی جاتی تھی وہ زیادہ دیر تک سٹاک کرنے کی وجہ سے خراب ہوجاتی اور ان میں سے ایک قسم کی بُو آتی اور اکثر زیادہ دیر تک گوداموں میں پڑے رہنے کی وجہ سے اُلّی لگ کے خراب ہوگئی ہوتیں۔ لیکن بھوکے مسلمانوں کو باوجود اس کے پاکستانی رسد کا شدت سے انتظار ہوتا۔ تاکہ ان کے اور ان کے بال بچوں کے پیٹ بھرے رہیں۔ صبر وشکر کر کے کھاتے اور کبھی شکایت کا حرف زبان پر نہ آتا۔ شام پڑتے ہی ہر سُو گھپ اندھیرا چھا جاتا۔ ہر کوئی اپنی اپنی جگہ پر دبک کر لیٹ رہتا۔ کھلے آسمان کے نیچے فرش زمین پر ہر کوئی بستر بناتا اور چاروناچار سونے کی کوشش کرتا۔ لیکن نیند کس کافر کو آتی تھی۔ بچوں کے رونے پر مائیں بیچاری بے چین ہو ہو جاتیں اور انہیں چپ کرانے کے جتن کرتیں کہ سرِشام کوئی آواز نکالنا بھی خطرے سے خالی نہ ہوتا۔ مکمل بلیک آؤٹ ہوتا۔ بلوچ رجمنٹ کے نڈر، دلیر اور بہادر جوان سینہ تانے تمام رات سارے کیمپ کا پہرہ دیتے۔ انہوں نے شروع ہی میں تمام لوگوں کو ہدایات دے دی تھیں کہ کس طرح ہوائی حملہ کی صورت میں لوگوں نے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے اور رات کو خاص طور پر سختی سے مکمل بلیک آؤٹ کی پابندی کرواتے تاکہ دشمن کسی سمت سے حملہ نہ کردے۔ ان دلیر جوانوں کے پاس صرف 303 رائفلیں تھیں۔ لیکن حوصلے پہاڑ جیسے بلند۔ خوب تسلی دیتے اور کیمپ میں بالکل بے چینی اور خوف وہراس نہ پھیلنے دیتے۔ ایک دفعہ شام کے جھٹ پٹے میں یہ افواہ پھیل گئی کہ قلعہ کی دیوار کے نیچے جو جنگل موجود ہے۔ اس میں دشمن کی ایک فوجی جیپ دیکھی گئی ہے۔ جس میں بہت سے فوجی سوار ہیں۔ کیمپ کے مردوزن سراسیمہ اور خوفزدہ نظر آنے لگے۔ لیکن بہادر بلوچ رجمنٹ کے سپاہیوں نے ہر طرح کی تسلی دی اور مکمل نظم وضبط برقرار رکھنے کی تاکید کی۔ معلوم ہوا کہ یہ خبر حقیقت پر مبنی تھی۔ لیکن وہ بلوچ رجمنٹ کے بہادروں کو مستعد دیکھ کر رفو چکر ہوگئے ہیں۔

بیچارے مسلمانوں پر ایک ایک دن قیامت کا گزرتا۔ صبح سے رات گئے تک صوم وصلوٰۃ کی پابندی دیکھنے میں آتی اور قرآن مجید کی تلاوت ہوتی۔ ہر مسلمان مردوزن کی زبان پر درود جاری ہوتا اور جلدازجلد پاکستان بخیروخوبی پہنچنے کے لئے ہر نماز میں دعائیں مانگی جاتیں۔ بالآخر کیمپ کے مہاجرین کی دعائیں قبول ہوئیں اور کیمپ میں یہ مژدہ سنایا گیا کہ مسلمان مہاجرین کے لئے مختلف قافلوں کی صورت میں سپیشل ریلوے گاڑیاں پاکستان کے لئے چلائی جارہی ہیں۔ اب ہر شخص کی یہ کوشش تھی کہ اسے جلدازجلد پہلی گاڑی کے ذریعے پاکستان پہنچادیا جاوے۔ لیکن اس طور بدانتظامی ہوتی۔ اس لئے مہاجرین کو مختلف قافلوں میں بانٹ دیا گیا۔ حضرت نظام الدین اولیاء ریلوے سٹیشن سے گاڑی میں سوار ہونا تھا۔ ہماری باری دوسری گاڑی میں جانے کی آئی۔ پہلی گاڑی کے لئے مہاجرین کو قلعہ سے فوجی ٹرکوں میں سوار کرایا گیا۔ جنہیں بلوچ رجمنٹ کے جیالے سپاہیوں نے جو ٹرک کے اوپر رائفلوں سے لیس حفاظت پر مامور تھے، بحفاظت ریلوے سٹیشن پہنچایا۔ ریلوے سٹیشن حضرت نظام الدین اولیاء سے پہلی گاڑی ان بے خانماں مسلمانوں کو لے کر روانہ ہوئی اور جو مسلمان اس گاڑی سے نہ جاسکے تھے۔ انہیں حسرت سے تک رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ ان کی بحفاظت پاکستان پہنچنے کی دعائیں بھی کرتے جاتے۔ ان دنوں ریلوے کا نظام بھی بہت درہم برہم ہوچکا تھا۔ سارا انتظام ہندو اور سکھ ریلوے ملازمین کے پاس تھا۔ جو ہرگز یہ نہ چاہتے تھے کہ کوئی مسلمان زندہ بچ کر پاکستان چلا جائے۔ مختلف حیلوں بہانوں سے گاڑیاں لیٹ کر دیتے۔ بعض اوقات ڈرائیور نہ ملتے اور اکثر ڈرائیور اور ریلوے گارڈ گاڑی لے کر پاکستان جانا نہ چاہتے تھے۔ پھر ہندو اور سکھ جتھوں نے راستہ میں مختلف جگہوں سے ریل کی پٹڑی ہی اکھاڑی ہوتی۔ تاکہ راستے میں گاڑی روک کر لوٹ مار کرسکیں اور نہتے مسلمانوں کو تہ تیغ کریں اور ان کی عورتوں کو بے عزت کریں۔ گاڑیوں کا کوئی مقرر شدہ ٹائم ٹیبل اور روٹ نہ تھا۔ گاڑیاں دہلی سے لاہور کئی کئی دن میں پہنچتیں۔ دوسرے ہی روز کیمپ میں یہ خبر پہنچی کہ جو پہلی سپیشل ریلوے ٹرین حضرت نظام الدین اولیاء ریلوے سٹیشن سے روانہ ہوئی تھی امرتسر ریلوے سٹیشن سے گزرتے ہی چند میل کے فاصلے پر لوٹ لی گئی اور مسلمان مہاجرین مرد وعورت، بچے بوڑھے سب کے سب گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیئے گئے اور ان میں کوئی بھی فرد زندہ نہ بچ سکا۔ سارے کیمپ میں سراسیمگی پھیل گئی۔ دوسری سپیشل ٹرین میں جانے کے لئے باقی لوگ تیار ہونے لگے۔ لیکن اس خبر نے ان کے دلوں میں بے یقینی سی پیدا کردی تھی کہ شاید ان کا انجام بھی ویسا ہی ہو۔ لیکن اس وقت بلوچ رجمنٹ کے جیالے سپاہیوں نے کیمپ کے مسلمانوں کے دلوں میں امید کی شمع روشن کردی۔ جب انہیں یہ بتایا گیا کہ اس مرتبہ حفاظت کے لئے بلوچ رجمنٹ کے جیالے گاڑی کے ساتھ جائیں گے اور جو گاڑی کو بحفاظت پاکستان پہنچا کر واپس لوٹیں گے۔ پہلی سپیشل ٹرین کے ہمراہ گورکھا فوج کا دستہ حفاظت کے لئے مامور کیا گیا تھا۔ جو خود ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ شامل ہوکر قتل وغارت گری میں مشغول رہا اور لوٹ مار میں بھی اپنا حصہ حاصل کیا۔ کیمپ سے مختلف فوجی ٹرکوں میں باقی مسلمانوں کو حضرت نظام الدین اولیاء ریلوے سٹیشن پہنچایا گیا اور تمام راستہ بلوچ رجمنٹ کے سپاہی ٹرک کے اوپر سینہ تانے پہرہ دیتے رہے۔

دوسری سپیشل ٹرین پلیٹ فارم پر لگ چکی تھی اور اس قافلہ کے مسلمان دھکم پیل کرتے سب سے پہلے گاڑی میں سوار ہونے کی کوششیں کرنے لگے۔ گاڑی کے ڈبے بہت کم تھے۔ لیکن مسافروں کی تعداد لاتعداد تھی۔ بلامبالغہ انسانوں پر انسان سوار تھے۔ اس وقت کسے اتنا ہوش تھا۔ وہ باپردہ بیبیاں جن کی ایک جھلک بھی کسی نامحرم نے کبھی نہ دیکھی تھی۔ اب خستہ حال، کھلے منہ اپنی جان کے خوف سے ہزاروں مردوں کے درمیان گاڑی میں سوار تھیں۔ ہر کوئی اپنی جان بچانے کی فکر میں تھا۔ حشر کا منظر تھا۔ گاڑی کی چھت پر بھی یہی منظر تھا۔ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ کئی لوگ راستہ میں گاڑی کی چھت پر سے پھسل کر گرنے کی وجہ سے اپنی جان گنوا بیٹھے تھے۔

گاڑی کے چھوٹتے ہی بلوچ رجمنٹ کے شیر دل

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

الفضل روم کولر

جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔

ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔

فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760 فون نمبر: 042-5114822,5118096

ربوہ پراپرٹی سنٹر

ربوہ اور گردونواح میں سکنی زرعی کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

کالج روڈ ربوہ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ

فون آفس: 047-6213550

پروپرائٹر: عامر گوپے راہ 0333-9797450

Hoovers World Wide Express

کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں

جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز

تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے

پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے

بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری 0345-4866677 0333-6708024

بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور 042-5054243 7418584

نزد احمد فیبرکس

سائیکل ہاؤس

ہمارے ہاں ہر قسم کے سائیکل، واکر، پرام جھولے مونٹین بائیسکل اور بے بی آئیٹم دستیاب ہیں

27 نیلا گنبد۔ لاہور

فون: 042-7355742

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے

E-mail:citipolypack@hotmail.com

عمر اسٹیٹ

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

فون: 0425301549-50-042-8490083

موبائل: 042-5418406-7448406-0300-9488447

ای میل: umerestate@hotmail.com

452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور

طالب دعا: چوہدری اکبر علی

NOVEL INTERNATIONAL

IMPORTERS

EXPORTERS

REPRESENTATIVES

HEAD OFFICE: P-15, Rail Bazar, Faisalabad - Pakistan.

Tel: +92 41 2614360, 2632483, Fax: +92 41 2618483

MUHAMMAD YAQOOB, MUHAMMAD ILYAS

محمد یعقوب محمد الیاس

YI ٹریڈ مارک

سبزی فروش کمیشن ایجنٹس

پروپرائٹر: یاسر الیاس 0345-5306175

محمد الیاس: 0300-5282738

دکان: 051-4438142,43 آفس: 051-4441379

دکان نمبر 142 سیکٹر 4-11/1، ہول سیل سبزی منڈی اسلام آباد

AHMAD MONEY CHANGER

We Deal in All Foreign Currencies

You are always Welcome to:

PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11

Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh

Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore

Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480

Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

انصر سٹیل ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل

طالب دعا: انصر کلیم، عرفان فہیم

192۔ لوہا مارکیٹ۔ لنڈا بازار۔ لاہور

فون آفس: 042-7641102,7641202

فیکس: 042-7632188

Email:hadi@hadimetals.com

FIRST FLIGHT EXPRESS

World Wide Courier Service Through D.H.L Facility

احمدی احباب کے لئے خوشخبری

دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزرلینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر

Umer Ahmed. Tayyab Ahmed

For free pickup just call

900-D Block near Al Riaz Nussrey Faisal Town Main peco Road Mochi Pura chock Lahore

042-7038097,042-5167717

Cell: 0304-4205332, 0300-4341851

Please visit site:www.firstflightexpress.com

New Mian Bhai

10 Montgomery Road

Lahore -6 Pakistan

Deals in Suzuki Genuine Parts

PH:6313372-6313373

PREMIER EXCHANGE

Formaly Jakarta Currency

Exchange co.'B' PVT.LTD. co.'B' PVT.LTD

DEALS iN ALL FOREIGN CURRENCIES

State Bank Licence No.11

Director: Adeel Manzar

Ph: 042-7566873, 7580908, 7534690

Fax: 042-7568060, Mobil: 0333-4221419

Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre, (Jewellry Market) Ichhra Lahore

SHEIKH SONS

31-32 Bank Square Market Model Town, Lahore-54700, Pakistan

Tel: 042-5832127, 5832358Fax : 042-5834907

Web site: www.sheikhsons.com

Indentors, Suppliers & Contractors

1) Gas & Steam Turbines Spares

2)Boilers

3)Speciality Chemicals for Oil & Gas and Power Industry

KOHISTAN STEEL

DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS

219 Loha Market Landa Bazar Lahore

Tel:+92-42-7630066,7379300

Mob:0300-8472141

Talib-e-Dua:Main Mubarik Ali

سپاہیوں نے اپنی پوزیشنیں سنبھال لی تھیں۔ گاڑی آہستہ آہستہ چلتی رہی۔ راستہ میں کسی بھی ریلوے سٹیشن پر گاڑی نہ روکی گئی۔ کئی روز کی مسافت کے بعد نہ جانے کون کون سے راستوں سے چلتی چلاتی بالآخر سہارنپور گاڑی رکی۔ گاڑی کے رکتے ہی ریلوے سٹیشن پر نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے اور اللہ اکبر کی صدا سے فضا گونج اٹھی۔ سہارنپور میں غالباً مسلمانوں کی اکثریت تھی اور ابھی تک انہیں کوئی گزند نہ پہنچا تھا اور سہارنپور کے جوشیلے مسلمان اپنے مہاجر بھائیوں کے لئے پلاؤ، گوشت، روٹی اور دیگر کھانے کا سامان بڑی افراط میں تقسیم کر رہے تھے اور ساتھ ساتھ تسلیاں بھی دیتے جاتے اور بحفاظت پاکستان پہنچنے کی دعائیں بھی کرتے۔ گاڑی کے تمام مسلمان مہاجرین نے کئی دنوں بعد سیر ہو کر کھانا کھایا۔ تو ان کی آنکھوں میں روشنی سی آ گئی۔ تقریباً پون گھنٹہ رکنے کے بعد گاڑی پھر اپنے سفر کے لئے روانہ ہوئی۔ سفر جاری رہا اور ابھی تک بغیر کسی حادثہ کے گاڑی رواں دواں رہی۔ بالآخر کئی روز کی مسافت طے کر کے گاڑی امرتسر ریلوے سٹیشن کے قریب پہنچی تو گاڑی کی رفتار دھیمی ہو گئی۔ غالباً ریلوے لائن کی پٹڑی مرمت کی وجہ سے کمزور تھی۔ امرتسر سکھوں کا گڑھ تھا اور وہ سکھ جنہوں نے ہندوؤں کے اشارے پر مسلمانوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے تھے اور ابھی بھی یہ سلسلہ جاری تھا۔ ریلوے سٹیشن پر سکھوں کا ایک بہت بڑا جتھہ کرپانوں، بھالوں اور کلہاڑیوں سے لیس سپیشل ٹرین کا انتظار کر رہا تھا۔ گاڑی کے پلیٹ فارم پر لگتے ہی سکھوں نے نعرہ مارا۔ ’’ست سری اکال۔ جو بولے سو نہال‘‘ سکھوں نے اپنی کرپانیں میانوں سے نکال لیں اور گاڑی پر حملہ کرنے کا سوچ ہی رہے تھے کہ گاڑی کے محافظ بلوچ رجمنٹ کے نڈر اور بیباک سپاہیوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور تمام گاڑی والوں نے اس کے جواب میں اللہ اکبر کی صدا بلند کی۔ بلوچ رجمنٹ کے کمانڈر نے باآواز بلند سکھوں پر واضح کر دیا کہ اگر کسی شخص نے گاڑی کے قریب پھٹکنے کی کوشش کی تو اسے گولی مار دی جائے گی۔ بلوچ رجمنٹ کے سپاہیوں نے پوزیشنیں سنبھال لیں۔ بلوچ رجمنٹ کے جیالوں کو مستعد اور مرنے مارنے کے لئے تیار دیکھ کر سکھوں کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ سب اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ کسی کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ آگے بڑھتا۔ اس دوران گاڑی میں سوار نہتے مسلمانوں کی حالت یہ تھی کہ جو کاٹو تو بدن میں لہو نہ تھا۔ کیونکہ انہیں گاڑی میں سوار ہونے سے پہلے تلاشی لے کر نہتا کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ چاقو تک ان کے پاس نہ رہنے دیا گیا تھا۔ مرد و زن درود شریف کا ورد کر رہے تھے۔ بڑے بوڑھے اور عورتیں قرآن پاک کھولے تلاوت میں مصروف تھیں۔ بچوں نے چیخ و پکار سے آسمان سر پر اٹھایا ہوا تھا۔ ہر کوئی ہراساں اور پریشان تھا۔ کسی کو معلوم نہ تھا کہ ابھی دو گھڑی میں کیا ہونے والا ہے۔ بالآخر خدائے بزرگ و برتر کو مسلمانوں کی حالت پر رحم آ گیا اور رحمت خداوندی نے جوش مارا اور رحمت کے فرشتے نازل فرمائے۔ جنہوں نے مسلمانوں کو اپنی حفاظت میں لے لیا۔ گاڑی آہستہ آہستہ رینگنا شروع ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ڈرائیور نے رفتار تیز کر دی اور امرتسر ریلوے سٹیشن سے گاڑی بخیر و خوبی گزر گئی جو کہ اس میں سب سے بڑا خطرہ تھا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان تھا کہ اس مرتبہ اس گاڑی کے گارڈ اور ڈرائیور صاحبان بھی مسلمان تھے۔ جنہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو خوب احسن طریق سے نبھایا اور گاڑی کو کمال جرأت اور ہنرمندی سے اس خطرناک جگہ سے نکال لائے۔ راستہ میں ریلوے لائن کی دونوں جانب مسلمانوں کی لاشوں کے انبار لگے پڑے تھے اور ان بے سر و پا لاشوں کو دفنانے کی بھی مہلت کسی کو نہ ملی تھی۔ گدھوں کے جھنڈ ان پر منڈلا رہے تھے۔ بدبو کے بھبھوکے اٹھ رہے تھے۔ لیکن کون تھا جو آہنسا کے پرچاریوں کو ان کے کارنامے دکھلاتا جو قتل و غارت گری میں چنگیز خان اور ہلاکو خان کو بھی کہیں پیچھے چھوڑ گئے تھے۔ مہاتما گاندھی لنگوٹی پہن کر دنیا کو بھاشن دیتے پھر رہے تھے کہ ہم تو امن کے پجاری ہیں اور شانتی سے رہنا چاہتے ہیں اور کسی کو دکھ دینا آہنسا کے اصولوں کے خلاف ہے اور ان کے چیلے آہنسا کے اصولوں کی دھجیاں بکھیر رہے تھے۔ ان کے نزدیک مسلمانوں کے خون سے زیادہ ارزاں کوئی چیز نہ تھی۔ اسی لئے بے دریغ مسلمانوں کا خون بہا رہے تھے۔ گاڑی میں موجود ہر آنکھ اشکبار تھی اور ہر دل حزن و ملال سے بھرا تھا۔ آخر کار گاڑی اٹاری ریلوے سٹیشن پر رکی۔ جو ہندوستان کی سرحد کا آخری سٹیشن تھا۔ مسلمانوں کے سانس میں سانس آیا لوگ خدا کا شکر ادا کر رہے تھے کہ جس نے انہیں اس مصیبت سے نکال لیا تھا۔

ہماری گاڑی کے بالکل سامنے دوسری ریلوے لائن پر ایک اور سپیشل ریلوے گاڑی کھڑی تھی۔ جو پاکستان سے ہندوؤں اور سکھوں کو لے کر بھارت جا رہی تھی۔ اٹاری ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر لوگوں نے گاڑی کی کھڑکیاں اٹھا دی تھیں اور انہیں یہ دیکھ کر ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ سامنے والی گاڑی میں ہندوؤں اور سکھوں نے اپنے گھر کا معمولی سے معمولی سامان بھی اپنے ساتھ اٹھا رکھا ہے اور ان کے چہروں پر کوئی حزن و ملال اور خوف و ہراس کا نام و نشان تک نہیں ہے۔ تھوڑی دیر بعد گارڈ نے وسل دی اور ان کی گاڑی روانہ ہو گئی۔ آخر خدا خدا کر کے ہماری گاڑی کو بھی لائن کلیئر ملا اور ہم اپنی منزل یعنی پاکستان کی طرف روانہ ہوئے۔

ہماری گاڑی اب پاکستان کی سرزمین سے صرف چند میل کے فاصلے پر تھی۔ دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو گئی تھیں کہ ابھی چند لمحوں میں ہماری منزل ہمارے سامنے ہو گی۔ وہ منزل مراد جس کے لئے مسلمانوں نے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی اور اتنی ڈھیر ساری مصیبتوں کے خونخوار جنگل میں سے گزرنا پڑا۔ کتنے میدان اور کتنی ندیاں اپنی لاشوں سے پاٹنا پڑیں۔ مسلمانوں کے دل خدائے بزرگ و برتر کے حضور سربسجود تھے کہ جس نے ان سارے مراحل میں ان کی مدد اور حفاظت فرمائی۔ بالآخر وہ مرحلہ آن پہنچا کہ گاڑی اپنی منزل کی جانب آہستہ آہستہ رینگنے لگی۔ لوگوں کے دل بلیوں اچھل رہے تھے۔ جذبات بے قابو ہو رہے تھے اور وفور جذبات سے ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ لیکن یہ خوشی کے جذبات تھے۔ خدا خدا کر کے ’’لاہور‘‘ آیا تھا۔ اپنی منزل کو سامنے پا کر لوگوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی تھی۔ بعض لوگ وفور جذبات میں دھاڑیں مار مار کے رو رہے تھے۔ غالباً ان کے دلوں پر کاری ضربیں لگی تھیں اور وہ منزل پر پہنچ کر یہ حساب کر رہے تھے کہ انہوں نے کیا کھویا اور کیا پایا!

Rehman Rubber Rollers
& Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈئیر ہاوز پائپ بننے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ نیز یونیورسل پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سینگی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔ میاں عباس علی
میاں ریاض احمد: 0300-9401543
میاں عدنان عباس 0300-9401542
042-6170513,042-7963207,7963531

الیس اللہ اور مولیٰ بس کی انگوٹھیاں تیار مل سکتی ہیں
دوکان: 047-6212040
گھر: 047-6211433
0304-3211433
احمد جیولرز اینڈ گولڈ سمتھ ربوہ
خالص سونے کے زیورات تیار کرنے والے آپ کے پرانے خادم
میاں صلاح الدین زرگر راجپوت بن باجوہ والے

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-7656300-7642369-7381738 Fax:7659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروزپور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ
لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

MBBS in China
With PMDC
➔Xian Jiaotong University
Affiliated with PMDC approved by
W.H.O & Govt. Of China.
➔Southeast University.
->No need to take any test in Pakistan due to PMDC.
->Admissions are open for September / October.
->Very appropriate tuition fee.
English Medium.
->No Bank Statement, No IELTS / TOEFL
->Pay fee upon arrival to the University.
->Excellent environment for female Students.
Education Concern®
Mr. Farrkh Luqman
67-C Faisal Town, Lahore, Pakistan
042-35177124 /35162310/ 0302-8411770.

ماشاءاللہ روم کولر
جستی چادر سے تیار شدہ
ہر قسم کے روم کولر دستیاب ہیں
طالب دعا: محمد سرور
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ، وین، آلٹو، FX، جیپ
کلٹس، خیبر، جاپان، چائنہ جینئین اینڈ لوکل پارٹس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون: 042-7700448-7725205

ماونٹین بائیسکل پاکستانی
وامپورٹڈ بائیسکل و سپیئر پارٹس

مبارک سائیکل مارٹ

نیلا گنبد لاہور

Res:042-7225622 Ph:042-7239178

KOHINOOR STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

شربت فولاد اکسیر بدن
فولاد کی کمی کو دور کر کے طاقت بحال کرتا ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

ARSHAD CAR A.C
Auto Electric Service
Car Air Conditioning
Fitting, Service, Fuel &
Temperature Gauges
Specialist.
27/1 Link Jail Road Lahore, Ph: 042-37574148, 37583314

W.B
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Waqar Brothers Engineering Works
Sergical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

CNG
الفیصل سی این جی سٹیشن
چیف ایگزیکٹو: محمد یوسف
ٹیپو روڈ نزد موتی محل سینما راولپنڈی
فون آفس: 5502667-5960422 موبائل: 0300-8543530

محمد یعقوب، محمد یوسف
MY سبزی فروٹ کمیشن ایجنٹس
طالب دعا: شاہد محمود، عامر شہزاد، آصف مسعود، حسن نوید
ہول سیل ویجی ٹیبل مارکیٹ 142 شاپ، 4-11/آئی۔ اسلام آباد
فون آفس: 4443262-4446849 فون رہائش: 4842026-4844366

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
شاپ نمبر 1، بلاک 6بی، سپر مارکیٹ۔ اسلام آباد 44000- پاکستان فون آفس: 2877085
فیکس: 92-51-2872856 Email: supertailors@hotmail.com

NCI
Network
Consultants
& Integrators
555-A, Maulana Shoukat Ali Road, Faisal Town. Lahore
Tel:+92-42-5164287,5160186,Fax#+92-42-5164267
E-mail:qamar@nci.com.pk Mobile:0300-8416250

HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S
Islambad Pndi Lahore

پاکستان الیکٹرونکس
A/C سروس کی سہولت موجود ہے
سپلٹ اے سی، اب تمام کمپنیوں کے سپلٹ A/C کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔
فریج فریزر، واشنگ مشین، کلر T,V پلازمہ T.V، LCd مائیکروویو اون
گیزر، الیکٹرک واٹر کولر، نہایت ہی کم قیمت پر حاصل کریں۔
1-KVA سے 5 KVA جنریٹر ہی
جنریٹر اور اس سے بڑے تمام سائز جنریٹر پٹرول ڈیزل اور گیس میں دستیاب ہے
طالب دعا: مقصود اے ساجد (سابقہ ریجنل سیلز مینیجر: PEL)
042-5124127,042-5118557 Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

Love For All
Hatred For None
محمد شفیق کریانہ سٹور
ڈسٹری بیوٹرز
☆ میزان گھی
☆ خیبر ماچس
☆ کوہ نور سوپ
☆ کرن گھی
مین بازار گوجرخان 051-3511086,0300-9508024
اعلیٰ کوالٹی کے چاول، دالیں، مصالحہ جات، گھی، چینی اور صابن
تھوک و پرچون خریدنے کے لئے تشریف لائیں

GALAXY TRAVEL SERVICES (PRIVATE) Ltd.
Govt. Licence No. 207
IATA
CATERS FOR ALL YOUR TRAVEL NEEDS. HIGHLY TRAINED STAFF EQUIPPED WITH MOST MODERN COMPUTER RESERVATION SYSTEM READY TO SERVE YOU. DO CALL US.
Suite # 20 1st Floor Al-Hafeez view
Sir Syed Road Gulberg iii Lahore
Tel: 042-5774835-36-37 Fax: 042-5774838

ڈیلرز: L.G، لومینر، سونی ٹی وی و فریج، کینٹڈی ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین
نیز گیس کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی الیکٹرونکس کی تمام مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں
انعام الیکٹرونکس
بالمقابل رحیم ہسپتال گوجرخان
طالب دعا: خواجہ احسان اللہ
فون آفس: 051-3512003 رہائش: 051-3510086-3510140

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

تحریک پاکستان کا ایک نازک موڑ
اور جماعت احمدیہ کی تاریخی خدمات

جماعت احمدیہ بنیادی طور پر ایک مذہبی جماعت ہے کوئی سیاسی جماعت نہیں اور جماعت احمدیہ نے ہر موقع پر حق و انصاف کا ساتھ دیا ہے۔ ہندوستان میں مسلمان قوم ایک مظلومانہ زندگی کے دور میں سے گزر رہی تھی۔ ہندوؤں نے انگریز کے ساتھ مل کر مسلمانان ہند کے حقوق غصب کر لئے تھے۔ جب ہندوستان میں مسلم حقوق کی آواز اٹھی تو جماعت احمدیہ نے اس تحریک کی دامے درمے سخنے مدد کی اور تحریک پاکستان کے آغاز سے لے کر قیام پاکستان تک بھرپور حصہ لیا اور قیام پاکستان کے بعد استحکام پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کی۔ ذیل میں تحریک پاکستان کے ایک اہم ترین مرحلہ نہرو رپورٹ اور اس کے مسلمانوں پر اثرات کا ذکر کرنا مقصود ہے۔

سائمن کمیشن

ہندوستان کے آئینی مسائل کے حل کے لئے برطانوی حکومت نے ایک کمیشن مقرر کیا۔ 8 نومبر 1927ء کو قائم ہونے والے اس کمیشن کا مقصد اہل ہند کے مقاصد اور مطالبات کی تحقیقات کرنا تھا تاکہ اس رپورٹ کی روشنی میں نئی اصلاحات نافذ کی جائیں کمیشن کے ساتوں ممبر انگریز تھے۔ ظاہر ہے ایسے ارکان (جن کا وطن ہندوستان نہیں) ہندوستانی مسائل کے بارے میں ہمدردانہ نقطہ نظر نہیں رکھ سکتے تھے اور مسائل کی روح اور اس کے پس منظر سے واقف نہیں تھے (اس کمیشن کو سائمن کمیشن کا نام دیا جاتا ہے) اس لئے کانگریس اور قائداعظم کی مسلم لیگ نے اس کمیشن کا بائیکاٹ کر دیا مگر حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے ایک کتابچہ ”مسلمانان ہند کے امتحان کا وقت“ شائع فرمایا۔ یہ رسالہ اردو اور انگریزی زبانوں میں وسیع پیمانے پر شائع کیا گیا۔ ہندوستانی اور انگلستان کے تمام اہم شخصیات وزیراعظم وائسرائے اور پارلیمنٹ کے ممبروں اور سیاستدانوں کو بھجوایا گیا تاکہ وہ مسلمانوں کے مطالبات کو سمجھ سکیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے کمیشن کے ساتھ تعاون کرنے اور کمیشن کے سامنے مسلمانان ہند کے مطالبات پیش کرنے کے لئے یہ دلیل دی کہ ہندوؤں کے مطالبات سے انگریز اچھی طرح واقف ہیں۔ کیونکہ موتی لال نہرو اور سائمن کئی ماہ اکٹھے لندن میں رہ چکے ہیں اس لئے مسلمانوں کو کمیشن کے سامنے ضرور پیش ہو کر اپنے مطالبات پیش کرنے چاہئیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اس دلیل سے متاثر ہو کر سر شفیع کی مسلم لیگ نے بھی کمیشن کے سامنے پیش ہو کر مطالبات پیش کئے۔

سائمن کمیشن کے سامنے ہندوستان کے آئینی مسائل کے لئے جماعت احمدیہ نے ایک وفد ترتیب دیا۔ جماعت احمدیہ کے وفد میں پنجاب کے مختلف حصوں سے سولہ نمائندے شامل تھے۔ جماعت احمدیہ کے وفد نے دو دفعہ (ایک دفعہ گورداسپور اور ایک دفعہ لاہور میں) کمیشن کے سامنے پیش ہو کر مسلمانان ہند کے حقوق کے تحفظ کے لئے تجاویز پیش کیں اور اپنا میموریل 5 لاکھ دستخطوں کے ساتھ کمیشن کو پیش کیا۔

حکومت ہند نے ہندوستانیوں کو اس کمیشن کے سلسلہ میں مطمئن کرنے کے لئے ہر صوبے میں ایک صوبائی کمیٹی کے قیام کا اعلان کیا۔ صوبہ پنجاب کی پنجاب کونسل کی طرف سے سات ارکان پر مشتمل صوبائی کمیٹی قائم کی گئی۔ جس کے رکن چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی تھے۔ چوہدری صاحب نے مسلمانان ہند کے مطالبات نہایت قابلیت کے ساتھ کمیشن کے سامنے پیش کئے۔ جس پر تبصرہ کرتے ہوئے لاہور کے انگریزی اخبار ”سول اینڈ ملٹری گزٹ“ نے لکھا۔

(ترجمہ) شہادت دینے والوں پر جرح کرنے کے باب میں ایک نمایاں شخصیت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ہے۔ آپ داڑھی رکھے ہوئے ہیں۔ آپ کوئی دور از کار بات نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ مطلب کی بات کہتے ہیں اور اس لحاظ سے آپ سر آتھر فردم سے مشابہ ہیں یعنی آپ کی آواز نہایت پُرشوکت ہے اور نہایت برجستہ تقریر کرنے والے ہیں“۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ 5 نومبر 1928ء)

جداگانہ انتخاب

ستمبر 1927ء میں شملہ میں ہندو مسلم اتحاد کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ اس کانفرنس کے بعد قائداعظم محمد علی جناح کی صدارت میں ایک اجلاس ہوا۔ جس میں تمام مسلمان جماعتوں کے نمائندے شریک ہوئے۔ قائداعظم اس وقت مخلوط انتخاب کے حامی تھے۔ قائداعظم نے پوری کوشش کی کہ نمائندے مخلوط انتخاب کی تائید کریں۔ مگر خلیفۃ المسیح الثانی نے اس اجلاس میں جداگانہ انتخاب کی تائید میں ایسی رواں مدلل اور مؤثر تقریر فرمائی جس سے متاثر ہو کر نمائندوں نے جداگانہ انتخاب کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اس موقعہ پر قائداعظم نے کہا:

”مجھے ان تقریروں سے قوم کی اکثریت کا جداگانہ انتخاب کے حق میں ہونا معلوم ہو گیا ہے۔ جب ہندوؤں کے ساتھ فیصلہ کرنے کا موقع آئے گا تو میں ان کی اس رائے کا خیال رکھوں گا“۔

نہرو رپورٹ

کانگریس کے سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کے نتیجہ میں مسٹر برکن ہیڈ وزیر ہند نے ایک بیان دیا کہ ہندوستانی اس درجہ منقسم ہیں کہ وہ کسی متحدہ دستور اساسی پر متفق نہیں ہو سکتے اور کہا اگر وہ حکومت کے قائم کردہ کمیشن کا بائیکاٹ کرتے ہیں تو خود ہندوستان کے لئے مناسب دستور کا خاکہ تیار کر کے دکھا دیں۔

کانگریس نے وزیر ہند کے اس چیلنج کو قبول کر لیا اور 12 فروری 1928ء کو آل پارٹیز کانفرنس دہلی میں طلب کی گئی یہ کانفرنس 22 فروری تک جاری رہی اور ایک سب کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔ جو دستور مرتب کرے اس کانفرنس نے جو ریزولیوشن منظور کئے مسلم لیگ نے فوراً اجلاس کر کے ان ریزولیوشنز پر ناپسندیدگی کا اظہار کر دیا اور اس طرح مسلم لیگ نے اپنے نمائندوں کو دستور اساسی تیار کرنے والی کمیٹی میں حصہ لینے سے روک دیا۔

19 مئی 1928ء کو آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس بمبئی میں طلب کیا گیا اور دستور تیار کرنے کے لئے ایک نئی چھوٹی سی سب کمیٹی مقرر کی گئی جس میں مسلمانوں کی نمائندگی سر علی امام اور مسٹر شعیب قریشی کر رہے تھے۔ سر علی امام بوجہ بیماری صرف ایک اجلاس میں شریک ہو سکے اور مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے صرف شعیب قریشی باقی رہ گئے۔

اس کمیٹی کی رپورٹ (نہرو رپورٹ) کو ہندوستانی عوام کے سامنے پیش کرنے کے لئے موتی لال نہرو نے 28 تا 30/اگست 1928ء کو لکھنؤ میں آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی۔ جس کی صدارت ڈاکٹر انصاری نے کی۔ اس کانفرنس میں مسلمانوں کے صرف دو نمائندے مولانا شوکت علی اور مولانا حسرت موہانی تھے۔ رپورٹ کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

1۔ ملک کا نظام وفاق کی بجائے واحدانی تجویز کیا گیا تھا (تاکہ مرکزی حکومت جو ہندوؤں کی ہو گی وہ صوبائی حکومتوں پر دباؤ ڈالنے کی پوزیشن میں ہمیشہ قائم رہے۔ ناقل)

2۔ مخلوط انتخابات کا نظام رائج کیا جائے۔ اس سے قومیت متحد ہوتی ہے (اور یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ مسلمان مخلوط انتخاب کو قبول کریں گے)

3۔ سندھ کو بمبئی سے الگ کرنے کا مشروط وعدہ کیا گیا تھا۔ ساتھ یہ بھی کہا گیا تھا کہ سندھ اپنے اخراجات پورے نہیں کر سکے گا۔

4۔ سرحد اور بلوچستان کے صوبوں کو ہندوستان کے دوسرے صوبوں کی طرح سیاسی حقوق دینے کا کوئی ذکر نہ تھا۔

5۔ مسلمانوں کو مرکز میں 1/3 نمائندگی دینے کی بجائے 1/4 نمائندگی دینے کی سفارش کی گئی۔

12 دسمبر 1928ء کو نہرو رپورٹ پر دوبارہ غور کرنے کے لئے کلکتہ میں آل پارٹیز کنونشن کا انعقاد ہوا۔ جس میں نہرو رپورٹ میں ترامیم پیش ہوئیں اس اجلاس میں مسلم لیگ کی طرف سے قائداعظم 22 نمائندوں سمیت شریک ہوئے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب (ناظر امور عامہ) اور مسٹر دولت احمد خان صاحب نے شرکت کی۔ مولانا محمد علی جوہر جو بطور کانگریس کے سابق صدر کی حیثیت سے شامل ہوئے تھے۔ کانفرنس میں مولانا جوہر کی سخت توہین کی گئی اور قائداعظم نے جب اپنی ترمیمی تجاویز پیش کیں جو نہایت سختی سے مسترد کر دی گئی بلکہ ایک نمایاں ہندو لیڈر رجے کار نے کہا جناح ضدی بچے کی طرح ہے جس کا دماغ کانگریس کے لاڈ و پیار سے خراب ہو گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کے نمائندوں نے نہرو رپورٹ میں ترمیم کے لئے دس ریزولیوشن پیش کئے۔ جن کو ایجنڈا میں شامل کیا گیا اور کنونشن میں پیش بھی ہوئے۔ لیکن جس کنونشن میں مسلم لیگی ترامیم کا جو حشر ہوا تھا وہاں احمدی نمائندے کس طرح کامیاب ہو سکتے تھے۔

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی دور اندیش نگاہیں فوراً اس رپورٹ کے نتائج اور عواقب کو بھانپ گئیں کہ یہ تو ہندو کی ہندوستان پر اپنی حکومت قائم کرنے کا دلفریب خاکہ ہے۔ کہیں مسلمان اپنی سادگی سے ہندو کے فریب کا شکار نہ ہو جائیں۔ چنانچہ آپ نے نہرو رپورٹ پر تبصرہ لکھا جو ”مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ“ کے نام سے شائع ہوا۔ جس میں مسلمانوں کے مطالبات کا ناقابل تردید دلائل کے ساتھ معقول ہونا ثابت کیا اور نہرو رپورٹ کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ نہرو رپورٹ شائع ہو کر انگلستان اور ہندوستان کے گوشہ گوشہ تک پہنچ چکی تھی۔ اس لئے اس تبصرہ کی اردو اور انگریزی میں اس کی وسیع اشاعت کی گئی۔ ہندوستان میں تمام اہم شخصیات تک اس تبصرہ کو پہنچانے کا انتظام کیا اور انگلستان میں ہی احمدیہ مشن لندن نے نہرو رپورٹ پر تبصرہ کو ممبران پارلیمنٹ برطانوی سیاستدانوں اور وزراء تک پہنچانے کا خاصا کام کیا۔ اس طرح نہرو رپورٹ کے پیدا کردہ مسلمانوں کے خلاف اثرات کو زائل کرنے کی یہ سب سے کامیاب ترین کوشش جماعت احمدیہ کی طرف سے ہی کی گئی اور اس طرح پنڈت موتی لال نہرو کی ہندوستان کے مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے اور ہمیشہ کے لئے غلام بنانے کی سازش بری طرح ناکام ہو گئی جبکہ دوسرے مسلمان جماعتیں نہرو رپورٹ کے سلسلہ میں کوئی مؤثر کام نہ کر سکیں۔

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS

پروپرائٹر: میاں وسیم احمد

Mob:03007700369
فون دکان 6212837

اقصیٰ روڈ ربوہ

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032

دلہن جیولرز

طالب دعا: ندیر احمد، حفیظ احمد

Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

نواز سیٹلائٹ

پروپرائیٹر: شوکت ریاض قریشی

فیصل مارکیٹ 3 بال روڈ لاہور

فون: 042-7351722-0300-9419235

ہیپاٹائٹس کی مفید اور مجرب دوا

سفوف راحت کیپسول

جس کے لگاتار استعمال کے ساتھ اللہ کے فضل سے شفاء ہو جاتی ہے۔

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

مغل بینکویٹ ہال

ایک نام | ایک معیار | مناسب دام

کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے

کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش

لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکز کا انتظام

پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

Children Brought Up Through

Homoeopathic
Treatment Are Healthy
Intelligent & Strong
Dr.Mansoor Ahmad

583 - D Faisal Town, Lahore : Ph 042-5161204

خورشید گارمنٹس

KG

سکول یونیفارم۔ بچگانہ گارمنٹس لیڈیز اینڈ جینٹس جرسی سویٹر، نیز ہوزری کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ فون 047-6213001

پروپرائٹر: فضل محمد فاتح

1924 سے خدمت میں مصروف

راجپوت سائیکل ورکس

ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز

سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔

پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت

محبوب عالم اینڈ سنز

24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

سمیع سٹیل ٹریڈرز

مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز

اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز

ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع

81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور

Mob:0300-8469946-0302-8469946
Tel:042-7668500-7635082

نئی پرانی گاڑیوں کا مرکز

محمود موٹرز

رابطہ: مظفر محمود

فون: 35162622
35170255

555A مولانا شوکت علی روڈ۔ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن۔ لاہور

اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار | لذیذ مٹھائیوں کا مرکز

صبح کا ناشتہ حلوہ پوری بھی دستیاب ہے

شادی بیاہ اور تقریبات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

محمود سویٹ شاپ

اقصیٰ روڈ ربوہ

طالب دعا: ریاض احمد۔ اعجاز احمد

فون شوروم: 047-6215523-0333-6704524

اُوزون واٹر پیوریفائرز

پینے کے پانی کو خوردجراثیموں سے پاک کریں

فل گارنٹی ایک سال

نا فلٹر بدلنے کا جھنجھٹ | نا کسی کیمیکل کی ضرورت

ہوم ڈیلیوری

ہر قسم کے جراثیموں کو ختم کر دیتا ہے

خرچ صرف 1/3 پیسہ سے کم فی لیٹر اور پانی اور ہوا کے جراثیموں کی بیماریوں سے مکمل چھٹکارا۔

اپلائیڈ سسٹمز

موبائل 0301-4433402
0300-8425987

546، سیکٹر D-1 بلاک 5، ٹاؤن شپ لاہور پاکستان۔ ای میل: appsys@wol.net.pk

---

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک

ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران

اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، لاعلاج کرانک اور امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں

424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز

0322-4223537 ☎ 042-5221477

Cure Herbals™

پھلبہری کا کامیاب علاج

کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہو جائیں تو کیور ہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب زیادہ بکنے والا ہربل آئل Anti-Leucoderma ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ ہی عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔

آرڈر کے لئے رابطہ کریں: 0323-4949794

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں

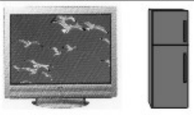

احمدی احباب کیلئے انسٹالیشن پر خصوصی رعایت

فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین

T.V ۔ گیزر۔ ائرکنڈیشنر

سپلٹ۔ ٹیپ ریکارڈر

موبائل فون دستیاب ہیں

عثمان الیکٹرونکس

7231681
7231680
7223204

طالب دعا انعام اللہ

1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

CASA BELLA
Home Furnishers

Master Craftmanship

FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com

FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952

A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flooring.

نیشنل الیکٹرونکس

ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔

آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس

1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

042-7223228
7357309
0301-4020572

طالب دعا: منصور احمد شیخ

کراچی الیکٹرک سٹور

گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے

2۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور

طالب دعا: شوکت محمود 0345-4111191

WE WORK FOR QUALITY & PERFECTION CONSCIOUS PEOPLE

galaxyfour@hotmail.com

Converting Ideas To Reality

We also deals in Offset, Letter Set, Screen Printing, Computerized Commercial Graphic Designers, & General Order Suppliers

Nasir Mehmood 0300-9492966 | Aamir Mushood 0333-4253145

GALAXY FOUR
PRINTERS, COMPOSERS & ADVERTISERS

3rd FLOOR, AZEEM MANSION, 5 - ROYAL PARK, LAHORE.
PH : (042) 36373443, 37058339 FAX : (92-42) 36373443

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

فینسی زیورات کا مرکز۔ ڈائمنڈ کی جیولری بھی دستیاب ہے

فائن آرٹ جیولرز

صرافہ بازار۔ سیالکوٹ

طالب دعا: سفیر احمد

فون شوروم: 052-4588452 فون رہائش: 4586297 موبائل: 0300-9613257

حضرت امام جماعت احمدیہ کے اس پُر مغز اور مدلل تبصرہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ نے مسلمانان ہند کو ہندوؤں کے دام میں پھنسنے سے کس طرح آگاہ فرمایا۔ اس تبصرہ کے سات نمایاں نکات درج ذیل ہیں۔

1۔ ہندوستان کی آئندہ حکومت فیڈرل اصول پر ہو۔ یعنی صوبہ جات سے مرکزی حکومت کو اختیار دیئے جائیں نہ کہ مرکزی حکومت سے صوبہ جات کو۔

2۔ جن صوبوں میں کسی قوم کی اقلیت کمزور ہو اسے اپنے حق سے زیادہ ممبریاں دی جائیں۔

3۔ جداگانہ طریق انتخاب جاری رہے۔

4۔ صوبہ سرحد اور بلوچستان کو دوسرے صوبوں کے برابر حقوق دیئے جائیں اور سندھ کو بمبئی سے الگ کر کے صوبہ بنایا جائے۔

5۔ کسی صوبہ میں بھی اکثریت کو اقلیت کی زبان یا اس کے طرز تحریر میں مداخلت کا حق حاصل نہ ہو۔

6۔ حکومت مذہب یا مذاہب کی تبلیغ میں دخل دینے کی مجاز نہ ہو۔

7۔ اقوام کو ان کی تعداد کے مطابق ملازمتوں میں حصہ دیا جائے۔ ان کے حقوق کو دستور اساسی میں داخل کیا جائے اور دستور اساسی کو اس وقت تک نہ بدلا جاسکے جب تک قلیل التعداد جماعتوں کی مرضی شامل نہ ہو۔

ایک آزاد وطن کا مطالبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جہاں نہرو رپورٹ کے نقصانات کی نشاندہی فرمائی۔ وہاں مسلمانان ہند کے مطالبات کو نہایت واضح اور مدلل طور پر پیش فرمایا۔ آپ نے اس تبصرہ میں ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے معین تفاصیل کے ساتھ عملاً پہلی بار ایک وطن کا مطالبہ کیا اور پانچوں اسلامی صوبوں بنگال، پنجاب، سندھ، صوبہ سرحد، بلوچستان پر مشتمل ایک فیڈریشن بنائی جائے۔ اس مطالبہ کی دنیا کے دیگر ممالک میں ہونے والی مثالوں سے اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

پس موجودہ صورت حالات (1928ء۔ ناقل) یہ ہے کہ مسلمانوں نے چاہا ہے کہ پنجاب، بنگال، سرحدی صوبہ، سندھ، بلوچستان آزاد اور خودمختار اسلامی صوبے ہوں۔......

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کیا مسلمانوں کا مطالبہ ضروری تھا؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ اس امر کی ضرورت کو تمام دنیا تسلیم کر چکی ہے کہ جن اقوام کے مذہب اور تمدن میں اختلاف ہو۔ انہیں آزاد نشوونما کا موقع ضرور ملنا چاہئے ورنہ فساد اور فتنہ کا دروازہ وسیع ہو جاتا ہے اور صلح اور امن حاصل نہیں ہوتا۔ یورپ میں جہاں جہاں زبان اور تمدن کا اختلاف ہے ان علاقوں کو الگ علاقہ کی صورت میں نشوونما پانے کا موقع دیا جاتا ہے۔ زیکوسلیوکیا...... میں روتھینیا کو الگ اور اندرونی طور پر آزاد حکومت عطا کی گئی ہے۔ ریاستہائے متحدہ کی ریاستوں کا قیام بھی اسی اصل پر ہے کہ چونکہ وہ الگ الگ پہلے سے قائم تھیں اور ہر ایک کا ایک خاص طریق تمدن قائم ہو چکا تھا اور مذہب کا بھی اختلاف تھا۔ اس لئے ریاستوں کو توڑ کر ایک حکومت قائم کرنے کی۔ بجائے انہیں علیحدہ ہی رہنے دیا گیا۔

پس یہ مطالبہ بالکل عقل کے مطابق ہے اور اس کی ضرورت مسلمانوں کو یہ ہے کہ وہ اپنے مخصوص تمدن اور اپنی روایات کو قائم رکھ سکیں اور ان کی قومی روح تباہ نہ ہو جائے جو ضرورت ہندوستان کو انگریزی اثر سے آزاد ہونے کی ہے۔ وہی ضرورت مسلمانوں کی ان کی کثرت رکھنے والے صوبوں میں ایک حد تک آزاد رہنے میں ہے۔ اگر یہ ضرورت غیر حقیقی ہے تو پھر ہندوستان کی آزادی بھی غیر حقیقی ہے۔

(ص 69,68)

پھر اس تبصرہ میں پانچ خودمختار اسلامی صوبوں کی تجویز پیش کی اور فیڈریشن کے اصول کی مثال دے کر وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"زیکوسلویکیا جس میں نئی قسم کا تجربہ کیا گیا ہے یعنی سارے ملک میں تو فیڈریشن نہیں ہے۔ لیکن روتھینیا کے علاقہ کو ان لوگوں کے خوف کی وجہ سے کامل خود اختیاری حکومت دے دی گئی ہے جس کو بھی مٹا نہ سکنے کا عہد زیکوسلویکیا نے کیا ہے۔

مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا اگر اسی طریق پر ہندو راضی ہو جائیں یعنی پانچوں مسلم صوبے فیڈریشن کے اصول پر ہندوستان سے ملحق رہیں اور ہندو صوبے مضبوط مرکزی حکومت کے ماتحت رہیں۔

(ص 64)

حضرت امام جماعت احمدیہ کے اس مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے جناب پروفیسر ریاض صدیقی اپنی کتاب "قرارداد پاکستان کا پس منظر" میں لکھتے ہیں:۔

اسی سال (1928ء۔ ناقل) نہرو رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے قادیانی فرقے کے راہنما مرزا بشیرالدین محمود احمد نے ایک تجویز پیش کی اور بنگال اور شمالی مغربی علاقوں پر مشتمل ایک آزاد مسلمان ...... علاقہ قائم کرنے کا مشورہ دیا۔

ان کا خیال تھا کہ ہندو اور مسلمان دونوں اس قابل نہیں ہیں کہ آزادی کا بار حسن وسلیقے سے اٹھا سکیں اس لئے مسلمان اکثریت والے علاقوں کا وفاق سرکار برطانیہ کے زیر انتظام اپنا کام کرے اقبال کا خطبہ الٰہ آباد اسی تجویز کی تعبیر وتشریح ہے۔

(قرارداد پاکستان کا منظر و پس منظر ص 36)

ہندوؤں کی بھرپور کوشش یہ تھی کہ مسلمانوں کا جداگانہ انتخاب کا مطالبہ تسلیم نہ ہونے پائے اور اس طرح مسلمانان ہند کو ہمیشہ کے لئے ہندو کے غلام بنائے جاسکیں مگر جماعت احمدیہ مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخاب کے مطالبے کو منظور کرانے کے لئے ہمیشہ پیش پیش رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نہرو رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے ان مہمانوں کو جو ہندوؤں کے زیر اثر مخلوط انتخاب کے حامی تھے۔ مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

میں نہیں کہتا کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے کوشش نہ کرو۔ جبکہ انگلستان نے فیصلہ کر دیا ہے کہ ہندوستان کو نیابتی حکومت کا حق ہے۔ اس لئے اب ہر جائز کوشش کی جائے۔ میں اس میں اپنے دوسرے بھائیوں کے شریک ہوں مگر جو چیز مجھے پر گراں ہے اور میرے دل کو بٹھائے دیتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت کئے بغیر آئندہ طریق حکومت پر راضی ہو جائیں اس کے نتائج نہایت تلخ اور نہایت خطرناک نکلیں گے اور مسلمانوں کو چاہئے کہ جب تک دونوں مسلم لیگوں (جناح لیگ اور شفیع لیگ۔ ناقل) کی پیش کردہ تجاویز کو قبول نہ کر لیا جائے اس وقت تک وہ کسی صورت میں بھی سمجھوتے پر راضی نہ ہوں۔ ورنہ جو خطرناک صورت ہوگی اس کا تصور کر کے بھی دل کانپتا ہے۔

(مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ ص 36,35)

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ میں جس تفصیل اور مدلل طور پر مسلمانوں کے مطالبات کو پیش فرمایا اور مسلمانوں کو اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ متحد ہو کر مسلمانان ہند کے حقوق اور ان کے لئے ایک الگ وطن کے حصول کے لئے ایک لائحہ عمل تیار کیا جائے اور پھر ایک سکیم کے تحت کوشش کی جائے۔ چنانچہ آپ نے مسلمانان ہند کو اپنی اور جماعت احمدیہ کی خدمات پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

''میں اور احمدیہ جماعت اس معاملہ میں باقی تمام فرقوں کے ساتھ مل کر ہر قسم کی جدوجہد کرنے کے لئے تیار ہیں اور میں جماعت احمدیہ کے وسیع اور مضبوط نظام کو اس اسلامی کام کی اعانت کے لئے تمام جائز صورتوں میں لگا دینے کا وعدہ کرتا ہوں''۔

(مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ ص 116)

تحریک پاکستان کے بیشمار اہم موڑ آئے جہاں آپ نے نہ صرف امداد فرمائی بلکہ راہنمائی بھی فرمائی۔ آل انڈیا دہلی کانفرنس کا انعقاد، قائداعظم محمد علی جناح کو انگلستان سے واپس لانے کی کامیاب کوشش قرارداد پاکستان کے موقع پر جب دیگر مسلمان جماعتیں مخالف تھیں وہاں آپ نے اس اہم تاریخی اہمیت کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مولانا عبدالرحیم نیر صاحب اور مولانا محمد یار عارف صاحب پر مشتمل وفد کو ہدایات دے کر لاہور بھجوایا۔ چنانچہ ان احباب نے اس تاریخی اجلاس میں شرکت کر کے تمام کارروائی میں بھرپور حصہ لیا۔ تحریک پاکستان کے اہم ترین مرحلہ 1946ء کے انتخابات میں جس طرح جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ کی امداد اور تعاون کیا وہ تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے جس کا مسلم لیگ کی ہائی کمان اور قائداعظم کو بھی احساس تھا۔ تاریخ پاکستان اس پر گواہ ہے کہ عبوری حکومت میں مسلم لیگ کی شمولیت کے سلسلہ میں آپ نے بنفس نفیس دہلی جا کر قائداعظم محمد علی جناح، گاندھی، نہرو، وائسرائے ہند، سر سلطان احمد، نواب چھتاری، سر فیروز خان نون وغیرہ سے ملاقاتیں کیں اور مسلم لیگ کو عبوری حکومت میں شامل ہونے پر آمادہ کیا۔ پھر خضر حیات وزیراعظم پنجاب کا استعفیٰ ہو یا تقسیم ہندوستان اور باؤنڈری کمیشن کی کارروائی وہ مرد خدا خود کارروائی کے دوران عدالت میں موجود رہا اور مسلم لیگ کے کیس کو مضبوط بنانے کے لئے امریکہ اور انگلستان سے لٹریچر منگوایا اور لندن سکول آف اکنامکس کے مشہور جغرافیہ داں پروفیسر سپیٹ کو جماعت احمدیہ کے خرچ پر منگوایا تاکہ نقشے تیار کر کے مسلم لیگ کے کیس کو مدلل طور پر کمیشن کے سامنے پیش کیا جاسکے۔

قیام پاکستان کے بعد وہ ملت کا فدائی ہر وقت استحکام پاکستان کے لئے فکرمند رہا۔ وہ کہیں پاکستان کے دفاع کو مضبوط بنانے کے طریقے بیان کرتا رہا اور کہیں ملکی معیشت کو مضبوط کرنے کی تجاویز پیش کرتا۔ کہیں زراعت اور صنعت کو ترقی دینے کے مشورے دیتا رہا اور کہیں پاکستان کے عوام کو تعلیم کے میدان میں آگے سے آگے لے جانے میں کوشاں رہا۔ بعد کے حالات نے یہ ثابت کر دیا کہ آپ نے 1928ء میں جو عہد کیا تھا آپ اس عہد پر ہمیشہ کاربند رہے۔

خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را

القاسم سیکیورٹی سروس (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ہماری پہچان ...... آپ کا اعتماد
گورنمنٹ آف پاکستان رپنجاب حکومت سے منظور شدہ
جماعتی اجازت کے ساتھ
ہم پیش کر رہے ہیں آپ کی حفاظت کے لئے قابل اعتماد، معتبر، صحت مند اور مہارت رکھنے والے باصلاحیت
سیکیورٹی گارڈز
تعلیمی ادارہ جات، بیوت الذکر، محلہ جات، کاروباری مارکیٹس، گھروں اور دفاتر وغیرہ کی
سیکیورٹی اور انفرادی طور پر باڈی گارڈز رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔
ہم آپ کے معیار کے مطابق سروس مہیا کریں گے۔
Head Office
امین ٹاؤن کشمیر روڈ فیصل آباد
فرسٹ فلور ضیاء نقیب اسٹیٹ ایجنسی
03336700965
03338985519
03338985520
طالب دعا:
لقمان احمد اٹھوال
Sub Office
فرسٹ فلور مسرور پلازہ
اقصیٰ چوک ربوہ
03336700965
03066700965

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

پرسکون ماحول وسیع پارکنگ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیرکنڈیشننگ
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258
(بکنگ جاری ہے)

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

معیاری اور عمدہ اشیاء صرف کے لئے تشریف لائیں
عبدالرؤف کمیشن شاپ
تحصیل روڈ، غلہ منڈی۔ گوجر خان
فون آفس: 0571-512074,512068 فون رہائش: 512070

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ
بازار کاٹھیاں والا
سیالکوٹ
فون شوروم: 052-4594674
موبائل: 0321-6141146
طالب دعا:۔ عمران مقصود

فورمین محمد خالد
0301-6102531
0301-3087296
پروپرائیٹر: حاجی محمد امین
0302-6463355
ٹریکٹر سپیشلسٹ اینڈ ہارویسٹر مشین

اتحاد ڈیزل سروس
تمام ڈیزل گاڑیوں کے پمپ آٹومائزر کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
نزد استاد اقبال آٹو ورکشاپ میانوالی بنگلہ سیالکوٹ

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورانٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جود ھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

نوید موبائل ریپئرنگ سروس سنٹر
میانوالی بنگلہ گوجرانوالہ روڈ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
موبائل نمبر: 0302-6463344
پروپرائیٹر:
مرزا نوید شہزاد ولد مکرم مرزا محمد یوسف صاحب

P.Q.P.E.W
Nisar Ahmad Mughal
Chief Executive
Pakistan Quality & Perseican Engineering Works
special In: Carbide Dies of Every Kind, on Spark Rozen & Manufactures of Industrial Works
St. No. 25, Sh. No. 3, Opp. of Mian Main Gate, 17-Infentery Road, Dharm Pura Lahore. Mob: 0320-4820729

+92-42-5118381
8462244
0333-4216664
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
منفرد پیشکش
طالب دعا: منور احمد جاوید
منور اینڈ سنز
بھاری گیج کے گیزر
نیز UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

فائر پلیسس
ایل جی، ڈاؤلینس، ویوز، ہائیر، پیل، سونی، سام سنگ، سپر نیشنل اور ینٹ، مٹسوبشی، سپر ایشیا
ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد لجنہ چوک لاہور پاکستان

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھے
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
(1) کورس دو ماہ -/4000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/4000
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

اعلیٰ معیار کا رائٹنگ، پرنٹنگ، آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے
فالکن ٹریڈنگ کارپوریشن
الفیصل پلازہ۔
بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور
فون آفس:
042-7230801
7210154
Email:omertiss@shoa-net
طالب دعا: ملک منور احمد ستکوہی، ملک مبشر احمد ستکوہی

امپورٹڈ، ورائٹی، مدراسی، سنگاپوری، بحرینی، اٹالین، بغیر ٹانکے کے دستیاب ہے
MAJ
بانی محمد ابراہیم عابد صراف
مبارک جیولرز
مین بازار ڈسکہ
برھان احمد خالد ○ انشاء اللہ صراف ○ عثمان احمد خالد
فون شوروم: 052-6613871
فون رہائش: 052-6619409

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر
047-6211274
047-6213123
آپ کی دعاؤں کے محتاج: بشارت احمد خان

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 2632606-2642605

ہر قسم کے ماربل سلیب۔ کچن کاؤنٹر ٹائل، کیمیکل پالش کیلئے
MARBLES
سٹار ماربل انڈسٹریز
پلاٹ 42-40 سٹریٹ 10 سیکٹر آئی نائن انڈسٹریل ایریا اسلام آباد
فون آفس: 051-4431121-4432047 طالب دعا شیخ جمیل احمد اینڈ سنز

تمام بینکوں سے لیزنگ کی سہولت بھی موجود ہے۔ ہر قسم کی نئی گاڑیاں کیش اور لیزنگ پر دستیاب ہیں۔
قائم شدہ 1968ء
لطیف موٹرز
22 کوئینز روڈ
لاہور
HYUNDAI
فون آفس: 6368961-6371281-6374548 فیکس: 6368962
Email:latifmotors@yahoo.com
طالب دعا: عامر لطیف ابن میاں عبداللطیف

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ

بانی دواخانہ "حکیم شیخ خورشید احمد مرحوم"

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے اکیاون سال

مجربات خصوصی: مرکب افسنتین، اکسیر معدہ، قند شفاء، سفوف مفرح، چونڈی شوگر، ہیپاٹائٹس و B.P کورسز، گیسٹرو۔ایز سیرپ، کیلسی ماب سیرپ، فیرکس سیرپ، شربت اطہراء

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں

ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

علی تکہ شاپ

ایک نئے انداز میں اور نئی ورائٹی کے ساتھ

بالمقابل گلشن احمد نرسری کالج روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: محمد اکبر

0331-7724039
047-6212941

سلطان آٹو سٹور

ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں

ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل کام بھی کیا جاتا ہے۔
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے

429 پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

نور سائیکل ورکس

مطیع الرحمٰن ناصر
047-6213999
یادگار چوک ربوہ

نئی برانچ **نور سائیکل سٹور**

عتیق الرحمٰن ناصر
047-6005882

ریلوے روڈ نزد گودام رحمت بازار منڈی ربوہ

بچہ سائیکل کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
بڑی سائیکل ایگل، سہراب، چائنہ دستیاب ہے

پروپرائٹر: عبدالنور ناصر

عوامی بلڈنگ میٹریل سٹور

ہمارے ہاں گاڈر، ٹی آر، سریا، سیمنٹ اور بلڈنگ میٹریل کی تمام اشیاء موجود ہیں

لنک ساہیوال روڈ دارالبرکات ربوہ

پروپرائیٹر: بشارت احمد

فون: 047-6212983 موبائل 0300-4313469

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے

دولت BAGS

ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

خالص دیسی گھی اور لذیذ مٹھائیوں کا مرکز

گلشن سویٹ اینڈ بیکرز

شادی بیاہ اور تقریبات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

نئی کاریں اور ٹیوٹا ہائی ایس کرایہ پر دستیاب ہے

بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ

فون: 047-6213673
موبائل: 0300-7716610

ضلع چنیوٹ کا پہلا جدید ترین فل پریشر CNG سٹیشن
احمدی بھائیوں کا اپنا CNG سٹیشن

جنریٹر کی سہولت موجود ہے

ڈبل فلٹر گیس

پاکستان CNG سٹیشن احمد نگر

نزد ربوہ

چوہدری سہیل مشتاق

0322-6002323
0321-6002323
0323-6002323

فضل عمر ایگریکلچر فارم

صابن دستی تحصیل ماتلی ضلع بدین

چوہدری عتیق احمد

نگینہ برتن سٹور
المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز
طالب دعا: چوہدری مبارک احمد
چوک جنوتھاں ۔ چنیوٹ فون: 047-6332870 0300-7714390

ری پبلک UPS بمعہ سٹیبلائزر اینڈ کولنگ سنٹر
لوڈ شیڈنگ سے فوری نجات
ٹی وی، کمپیوٹر، فیکس، پرنٹر اور سیکیورٹی کیمرہ (بیوت الذکر، سکول اور کالجز) کو چلانے کیلئے گارنٹی شدہ UPS بیٹری، چارجرز، سٹیبلائزر حاصل کریں
ہر قسم کے ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

پانی زندگی ہے۔ اسے ضائع ہونے سے بچائیں
حکیم منور احمد عزیز
چک چٹھ حافظ آباد والے
دار الفتوح شرقی ربوہ
فون 0476214029 موبائل 03346201283

بجلی کا نعم البدل
جنریٹر ہی جنریٹر لاہور ریٹ پر حاصل کریں۔ گیس اور پٹرول پر
نیو ربوہ الیکٹرونکس
ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6215934

لہنگا ساڑھی بنارسی برائیڈل سوٹنگ
نوٹ: تمام شہروں کے ساتھ ریٹ کی گارنٹی
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
03336550796

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ڈبل ڈیزائن کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

لئیق کولنگ سنٹر
پروپرائیٹر لئیق احمد طاہر
فریج A.C کی سروس و ریپئرنگ فٹنگ + ڈینٹ پینٹ کا مرکز
رابطہ کریں۔ فون نمبر: 03215496276
5۔ فضل عمر مارکیٹ نزد مہران لیبارٹری رحمت بازار ربوہ

ایکسپریس کوریئر سروس
کی جانب سے خوشخبری دنیا بھر میں اب آپ کے پارسل پہلے سے بھی زیادہ محفوظ اور جلد پہنچانے کی گارنٹی 10 روپے 20 روپے کم ریٹس کے چکر میں نہ آئیں
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
دفتر: نزد ربوہ جوس کارنر اقصیٰ روڈ بالمقابل بیت بلال ربوہ
فون: 0476214955، 047-6214956
دفتر: GLS فیصل آباد
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

آزمائشی بلڈ پریشر کورس فری
افاقہ ہونے پر مکمل علاج کرائیں۔ معلوماتی کتابچہ فری۔ ہماری کتاب "فیملی ڈاکٹر" کی مدد سے اپنا علاج خود کریں۔ ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو و ہربل فارما و ہسپتال
احمد نگر ربوہ: 0334-6372686

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 6216216
047-6211971:

پریمیئر ایکسچینج کمپنی (بی) لمیٹڈ
غیر ملکی کرنسی کے لین دین کا واحد با اعتماد ادارہ
دفتر اتوار کے روز بھی کھلا ہوگا
سٹیٹ بینک لائسنس نمبر 11
بوتا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ برائے رابطہ: 0333-9794460 0333-8390390 047-6215068

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
نزد سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک فضل عمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

چیتا، ڈان کارلوس، کالزہ، لیزا، ٹاز، سکوز
سروس شوز پوائنٹ
تمام سکولز و کالجز کے شوز دستیاب ہیں۔
کالج روڈ ربوہ 047-6212173,0301-7970654

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
- ویزہ پروٹیکٹر، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
- وزٹ ویزہ اور امیگریشن ویزہ کی معلومات اور فارم پر کروانے کی سہولت

TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھاسکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FD-10

Dr. Waqar's
HOUSE OF HEALTH
WHERE HEALTH IS IN ITS PURE SHAPE

جدید جاپانی انداز پر خالصتاً ہومیوپیتھک کلینک جہاں پر تمام بیماریوں کا علاج امپورٹڈ ادویات سے کیا جاتا ہے۔
جعلی اور ملاوٹ بھری ادویات والی ہومیو پیتھک کلینک سے بہتر ہے کہ ہومیو پیتھک علاج نہ کرائیں
بیرون ملک مقیم خواتین و حضرات کے لئے مفت مشورہ اور ادویات کی ترسیل بذریعہ DHL تفصیلات کے لئے رابطہ کریں
جاپانی ماہرین کی زیر نگرانی پاکستان میں پہلی بار آکسیجن تھراپی / زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر منصور احمد وقار

- ہیپاٹائٹس B اور C کا شرطیہ علاج
- دمہ کا انشاء اللہ مکمل خاتمہ
- موٹاپہ 15 دن میں دس پاؤنڈ وزن کم
- خواتین کے تمام امراض لیڈی ڈاکٹر کی زیر نگرانی
- جوڑوں کا درد اور اعصابی کمزوری کا شافی علاج

ہاؤس آف ہیلتھ ہومیو پیتھک کلینک جاپانی ماہرین کی مدد سے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ تمام قسم کے لیب ٹیسٹ، الٹراساؤنڈ اور ECG بھی موجود ہے۔
7,8 Stores Market, A-Block Model Town, Lahore. Ph: 042-35915933-4 E-mail: info@thehoh.com, Website: www.thehoh.com